بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقسیم فی سبیل اللہ

دعائے استخارہ

www.KitaboSunnat.com

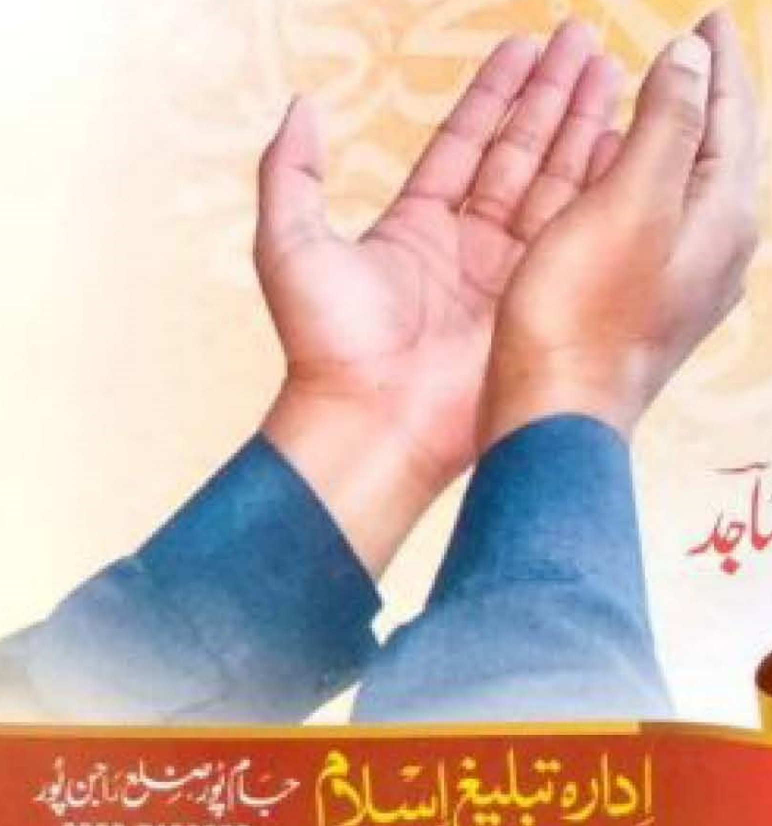

مرتب
مولانا محمد اسماعیل ساجد

ادارہ تبلیغ اسلام
جام پور ضلع راجن پور
0300-7188025

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

کتاب و سنت (محدث) لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- بسا اوقات کسی کتاب کو اس کی مجموعی افادیت کے پیش نظر پبلش کر دیا جاتا ہے جس کے مندرجات سے ادارہ کا کلی اتفاق ضروری نہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقسیم فی سبیل اللہ

دعائے استخارہ

خیر ہی خیر

قرآن وسنّت کی روشنی میں

مرتبہ

مولانا محمدّ اسماعیل ساجد

ناشر

ادارہ تبلیغ اسلام

جام پور، ضلع راجن پور

0300-7188025

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ:

﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا﴾ (الأنعام: 160)

''جو شخص ایک نیکی لائے گا اسے اس جیسی دس نیکیاں عطا ہوں گی۔''

اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد اَن گنت درود وسلام امام الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کی پاک ذات پر اور بے شمار رحمتیں ہوں۔ نبی رحمت ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل پر، آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور آپ ﷺ سے عقیدت ومحبت رکھنے والوں پر۔ اپنے رب کریم جل جلالہ کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ اس نے میری ایک دیرینہ خواہش پوری کر کے یہ کتاب ''استخارہ خیر ہی خیر'' ترتیب دینے کی توفیق عطا فرمائی۔

میں شکر گزار ہوں جناب عبدالرحمن عابد حفظہ اللہ، جناب پروفیسر طفیل منظور بھٹی صاحب حفظہ اللہ کا کہ انہوں نے اس تحریر میں کافی تعاون فرمایا، اللہ ان کو جزائے خیر عطاء فرمائے اور میں دعا گو ہوں اپنے بڑے بھائی مفکر اسلام الشیخ محمد یٰسین راہی صاحب حفظہ اللہ کا جن کی دعا وتعاون ہمیشہ میرے ساتھ رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کی تحریر واشاعت میں تعاون کرنے والے تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

وما توفیقی الا باللہ علیه توکلت والیه انیب

آپ کی دعاؤں اور تجاویز کا طلب گار

اسماعیل ساجد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دعائے استخارہ خیر ہی خیر

استخارہ کا معنیٰ:

استخارہ کا لغوی معنیٰ ہے خیر کی رہنمائی طلب کرنا اور شرعی معنیٰ ہے ایک مسلمان کا اپنے رب سے نماز و دعا کے ذریعہ خیر کی رہنمائی اور خیر کا انتخاب طلب کرنا۔

مسنون استخارہ کا طریقہ کار:

جب کوئی مسلمان کسی کام کا عزم و ارادہ کرے تو اس کے لیے مستحب ہے کہ اپنا کام شروع کرنے سے پہلے اپنے رب سے ضرور استخارہ کرے۔

استخارہ کا طریقہ یہ ہے کہ صلاۃ استخارہ کی نیت سے دو رکعتیں نفل نماز پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد دعاء استخارہ پڑھے۔

استخارہ کی دلیل سیّدنا نبی کریم ﷺ کی وہ حدیث ہے جو صحیح بخاری اور احادیث کی دیگر کتابوں میں سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام کاموں میں یوں استخارہ سکھاتے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھاتے۔ آپ ﷺ فرماتے کہ تم میں سے کوئی شخص جب کسی کام کا ارادہ کرے تو فرض کے علاوہ دو رکعتیں ادا کرے، پھر دعاء استخارہ پڑھے۔

(استخارہ کی حدیث کو امام بخاری اپنی صحیح جامع میں تین مقامات پر لائے ہیں:

۱۔ كِتَابُ الصَّلَاةِ، أَبْوَابُ التَّطَوُّعِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ مَثْنٰى مَثْنٰى.

۲۔ كِتَابُ الدَّعْوَاتِ، بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْاِسْتِخَارَةِ.

۳۔ كِتَابُ التَّوْحِيْدِ، بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى [قُلْ هُوَ الْقَادِرُ]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ حدیث سنن اربعہ میں بھی ہے جس کے حوالے حسب ذیل ہیں:

۱۔ ابوداؤد: ج ۲/ص ۸۹/ ح ۱۵۳۸۔ کتاب الوتر، باب الاستخارہ۔

۲۔ نسائی: ح ۳۲۵۵۔ کتاب النکاح، باب کیف الاستخارۃ۔

۳۔ ترمذی: ج ۲/ص ۳۴۵/ ح ۴۸۰۔

أبواب الوتر، باب ماجاء فی صلاۃ الاستخارۃ۔

۴۔ ابن ماجہ: ج ۱/ص ۴۴۰/ ۱۳۸۳۔

أَبْوَابُ اِقَامَةِ الصَّلَوَاتِ وَالسُّنَّةِ فِيهَا، بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَلَاةِ الْاِسْتِخَارَةِ.

نیز یہ حدیث مسند احمد (ج ۳/ص ۳۴۴/ ح ۱۴۷۴۸)، مسند بزار، مسند أبي یعلی، صحیح ابن حبان، سنن نسائی کبریٰ، سنن بیہقی اور حدیث کی دیگر بہت سی کتابوں میں وارد ہے۔)

مسنون استخارہ کی دعا:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ [1] خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ.))

''اے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ خیر کا سوال کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ طاقت کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے بڑے فضل کا

[1] **نوٹ:** هٰذَا الْاَمْرَ کے الفاظ کی جگہ اپنے کام کا نام لے۔ یعنی اپنی زبان میں جس مقصد کے لیے استخارہ کیا جا رہا ہے اُس کا نام لے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (اپنے کام کا نام لے) میرے لیے میرے دین، میری معاش اور میرے کام کے جلد اور بہ دیر انجام میں بہتر ہے تو اسے میری قسمت میں کر دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے پھر میرے لیے اس میں برکت فرما اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین، میری معاش اور میرے کام کے جلد اور بہ دیر انجام میں برا ہے تو اسے مجھ سے ہٹا دے اور مجھے اس سے ہٹا دے اور میرے لیے خیر و بھلائی کا فیصلہ فرما وہ جہاں کہیں بھی ہو۔ پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔"[1]

دعا استخارہ میں ردّ و بدل ناجائز:

مخصوص دعاؤں کے الفاظ کی پابندی لازمی ہے اور ان میں کسی قسم کی تبدیلی، اضافہ اور آگے پیچھے کرنا جائز و درست نہیں بلکہ بدعت ہے۔

دعاء استخارہ کے الفاظ کی پابندی کی اہمیت حدیث استخارہ کے اندر صحابی رسول کے اس قول سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ سیّدنا نبی کریم ﷺ دعاء استخارہ کی تعلیم کا اہتمام قرآن کی سورت کی تعلیم کی طرح کیا کرتے تھے۔

دعاء استخارہ یاد نہیں تو کیا کرے؟

اگر کسی شخص کو دعاء استخارہ یاد نہیں تو وہ کسی کاغذ میں لکھ کر یا کسی کتاب میں دیکھ کر پڑھ لے یا کوئی دوسرا شخص اسے تلقین کر دے اور وہ سن کر پڑھ لے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ (البقرہ: ٢٨٦)

"اللہ تکلیف نہیں دیتا کسی کو مگر اس کی گنجائش کے مطابق۔"

[1] صحيح بخاري: ١١٦٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز ارشاد ہے:

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (التغابن: ١٦)

''سو اللہ سے ڈرو جہاں تک تم سے ہو سکے۔''

مگر جو مسلمان یہ دعا یاد کر سکتا ہے اسے یہ دعا ضرور یاد کرنی چاہیے کیونکہ اس میں خیر کثیر ہے۔ استخارہ کی ضرورت ایک مسلمان کو بار بار پڑتی رہتی ہے اگر اسے دعا زبانی یاد نہیں رہے گی تو اچانک کسی اہم کام کے لیے استخارہ کی شدید خواہش کے باوجود دعا یاد نہ رہنے کی بنا پر اسے استخارہ سے محروم رہنا پڑے گا اور یہ اس کے لیے بہت بڑی محرومی اور بدنصیبی کی بات ہو گی!۔ لہٰذا پاکٹ سائز پیارے رسول کی پیاری دعائیں اپنے پاس رکھیں اور بوقت ضرورت فائدہ اُٹھائیں۔

جن کاموں کے لیے استخارہ مستحب ہے:

ایک مسلمان کو پیش آنے والے امور و معاملات کی حکم شرعی کے اعتبار پانچ قسمیں ہیں۔ مندرجہ ذیل نقشہ سے اس کی وضاحت ہوتی ہے۔

شمار	حکم شرعی	تعریف
۱	واجب	وہ عمل جس کا کرنا ضروری ہے اور جس کا چھوڑنے والا سزا کا مستحق ہے۔ اسی کا دوسرا نام فرض بھی ہے۔
۲	مستحب	وہ عمل جس کے کرنے پر ثواب ہے اور چھوڑنے پر گناہ نہیں۔
۳	مباح	وہ عمل جس کے کرنے پر کوئی ثواب نہیں اور چھوڑ دینے پر کوئی گناہ نہیں۔
۴	مکروہ	وہ عمل جس کے چھوڑنے پر ثواب ہے اور کرنے پر گناہ نہیں۔
۵	حرام	وہ عمل جس کا چھوڑنا ضروری ہے اور کرنے والا سزا کا مستحق ہے۔

واجب و مستحب اور مکروہ و حرام کے کرنے یا چھوڑنے پر استخارہ نہیں کیا جائے گا کیونکہ واجب کا کرنا ضروری اور چھوڑنا سخت گناہ ہے ایسے ہی حرام کا چھوڑنا لازم اور کرنا سخت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گناہ ہے۔

صوم وصلاۃ یا حج وزکاۃ کے لیے استخارہ نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہ فرض و واجب ہیں اور ان کی ادائیگی لازمی اور ضروری ہے۔ ایسے ہی شراب چھوڑنے یا والدین کی نافرمانی ترک کرنے یا کسی دوسرے گناہ سے باز رہنے کے لیے استخارہ نہیں کیا جائے گا کیونکہ کبیرہ کا ارتکاب حرام اور اس سے اجتناب ہر مسلمان پر فرض ہے۔

استخارہ صرف مباح کاموں کے لیے ہے مثلاً دنیوی اعمال، سفر، وسائل و ذرائع، اختیاری اوقات و مقامات، شرکت وتجارت وغیرہ۔

استخارہ ان واجب اور مستحب کاموں کے لیے بھی ہے جن میں بندہ کو اختیار ہوتا ہے مثال کے طور پر بعض علوم کا طلب کرنا مستحب ہے اور بعض کا سیکھنا واجب ہے۔ شرعی علوم کا حاصل کرنا واجب ہے اس لیے اس کے لیے استخارہ نہیں کیا جائے گا لیکن شرعی علم کس استاد سے حاصل کرے؟ کس شہر میں اور کس وقت جا کر حاصل کرے؟ ان اختیاری امور کے لیے استخارہ کرنا ہوتا ہے۔

شرعی علوم کے سوا دیگر مستحب علوم کی نوعیت، تعلیم کے وقت اور جگہ سے متعلق استخارہ کرنا ہے مثلاً سائنس اختیار کرے یا آرٹس علم طب حاصل کر کے ڈاکٹر بنے یا علم ہندسہ پڑھ کر انجینئر؟ علم ادارہ پڑھ کر منیجر بنے یا علم معیشت پڑھ کر ماہر اقتصادیات؟ کس شہر اور کس کالج میں ایڈمیشن لے؟ اسی طرح یہ تمام علوم اپنے ملک میں پڑھے یا بیرونِ ملک سفر اختیار کرے؟

حج کرنا ایک واجب عبادت ہے لہٰذا خود حج کرنے یا نہ کرنے سے متعلق استخارہ نہیں کرنا ہے البتہ حج کرنے کس کے ساتھ جائے؟ کس ذریعہ اور کس سواری سے جائے؟ کس وقت سفر کا آغاز کرے؟ ان امور سے متعلق استخارہ کرنا ہے۔

نکاح واجب ہے لہٰذا خود نکاح کرنے یا نہ کرنے سے متعلق استخارہ نہیں کرنا ہے البتہ مردوں اور عورتوں کے انتخاب میں اختیار ہے اس لیے کسی مخصوص عورت سے یا کسی مخصوص مرد سے نکاح کے لیے استخارہ کیا جائے گا۔ ایسے ہی تاریخ و وقت کی تحدید و تعیین کے لیے بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استخارہ کیا جائے گا۔

دو واجب اکٹھے ہونے کی صورت میں کسی ایک کی تعیین کے لیے بھی استخارہ کرنا ہے مثال کے طور پر شادی اور حج۔ کسی شخص کے پاس صرف ایک کا خرچہ ہے، اب وہ پہلے شادی کرے یا پہلے حج کرے اس کے لیے استخارہ کر لے۔

بسا اوقات استخارہ ان مستحب کاموں کے لیے بھی ہوتا ہے جن میں کسی طرح کا خطرہ، کسی نقصان کا اندیشہ اور کسی خرابی و مصیبت کا احتمال ہو جیسے خون کا عطیہ دینا وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استخارہ کے فوائد وثمرات

استخارہ کے بہت سے منافع وفوائد ہیں۔ ہم ذیل میں چند کا ذکر کرتے ہیں۔

ا۔ ربّ کریم سے سرگوشیوں کا ذریعہ:

استخارہ کا ایک اہم فائدہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ ایک عبادت کی ادائیگی ہو جاتی ہے۔ اس کے لیے بندہ دو رکعتیں نفل نماز ادا کرتا ہے پھر اللہ کے سامنے اپنی کمزوری و بے بسی، ذلت و ناتوانی اور عاجزی و مجبوری کا اظہار اور اس کی مہربانی، لطف و کرم اور فضل و احسان کا طالب اور بہتر چیز کے انتخاب کا سوالی ہوتا ہے۔ اگر استخارہ میں یہی ایک فائدہ ہوتا تو وہ بھی ایک عظیم فائدہ تھا کیونکہ اس کے ذریعہ توحید الوہیت کے تقاضوں کی تکمیل ہوتی ہے۔

۲۔ تقاضائے توحید پر عمل درآمد:

استخارہ کا دوسرا اہم فائدہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ توحید ربوبیت اور توحید اسماء وصفات کے تقاضوں پر عمل درآمد ہوتا ہے۔ استخارہ بندہ کی طرف سے اس بات پر ایمان محکم کا اعلان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہی تمام امور کی کنجیاں ہیں۔ وہ آسمان و زمین کے غیب کا عالم ہے۔ اپنے بندے کے لیے خیر کو پسند کرتا اور نفع بخش چیزوں کو اس کے لیے منتخب فرماتا ہے۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دعاء استخارہ اللہ کے وجود، اس کی صفات کمال، ارادہ وعلم وقدرت اور اس کی ربوبیت کے اقرار پر مشتمل ہے۔ نیز اس دعا میں اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے تمام امور کی سپردگی، اسی سے مدد کی طلب، اسی پر توکل و اعتماد، اپنے نفس پر بے اعتمادی اور اللہ کے سوا ہر قوت و طاقت سے بیزاری کا اعلان ہے۔ ایسے ہی اس دعا میں بندہ کا اپنی مصلحت سے، ناواقفیت، اس پر قدرت اور اس کے ارادہ سے عاجزی کا اعتراف بھی ہے اور ساتھ ہی اس بات کا اقرار ہے کہ یہ تمام چیزیں اس کے رب کارساز، خالق کائنات اور معبود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برحق کے ہاتھ میں ہیں۔

۳۔ اللہ پر توکل اور اس کے فیصلے پر ہمیشہ راضی رہنا:

استخارہ کا تیسرا اہم فائدہ یہ ہے کہ اس سے بندے کا اللہ پر توکل اور اس کے فیصلہ پر رضامندی کا اظہار ہوتا ہے۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب بندہ اپنا معاملہ اپنے رب کے حوالہ کر دیتا ہے اور اس کے اختیار و انتخاب پر راضی ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قوت و عزیمت اور صبر عطا کر کے اس کی مدد فرماتا ہے۔ اور خود اختیاری کی صورت میں درپیش خطرات و آفات سے تحفظ عطا کرتا ہے۔ نیز اسے اپنے اختیار کا حسن انجام دکھاتا ہے جو اسے خود اختیاری کی صورت میں نہ مل سکتا تھا۔

۴۔ ٹینشن سے نجات:

استخارہ کا چوتھا اہم فائدہ یہ ہے کہ حیرت و تردد، جسم و جان کو کمزور کر دینے والے ذہنی تناؤ اور کشمکش سے انسان کو راحت ملتی ہے۔ استخارہ کے ذریعہ ایک آدمی صبح و شام کے ادھیڑ پن، اندازوں اور تدبیروں سے فرصت پا جاتا ہے کیونکہ اگر وہ تقدیر پر راضی رہا تو تقدیر کے فیصلے اس کے پاس اس حال میں پہنچتے ہیں کہ وہ تعریف کے قابل، شکریہ کے لائق اور لطف و عنایت کا مستحق ہوتا ہے ورنہ اس کی اپنی تدبیروں اور ساری کوشش کے باوجود اس پر تقدیر کا فیصلہ جاری ہونا ہی ہے۔

اللہ کے فیصلوں پر اطمینان و رضا وہ عظیم نعمت ہے جس کا احساس صرف اہل ایمان ہی کر سکتے ہیں۔ اس میں جہاں ایک طرف اجر عظیم ہے وہیں دوسری طرف غموں کا مداوا، دلوں کا چین و سکون اور ذہن و دماغ کی راحت بھی ہے۔

۵۔ توفیق الٰہی:

استخارہ کا پانچواں اہم فائدہ یہ ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کے لیے خیر کا انتخاب ہوتا ہے۔ ضلالت و گمراہی سے نجات ملتی ہے اور حق و صداقت کی رہنمائی و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہدایت نصیب ہوتی ہے۔ اور درحقیقت یہ وہ فائدہ ہے جس کے اندر دو عظیم نعمتیں ہیں:

۱۔ دعا کی قبولیت۔ یہ بندہ کی صالحیت کی دلیل ہے بشرطیکہ استدراج نہ ہو۔ (یعنی گناہوں کے باوجود اللہ کی طرف سے مہلت اور ڈھیل نہ ہو)۔

۲۔ اللہ کی توفیق و ہدایت۔

۶۔ برکت کا ذریعہ:

آج کے دور میں شاید کوئی اِکا دُکا پاکستان کے ہر شہر میں گھر ہوں گے جن کے اندر برکت ہوگی ورنہ آج اکثر گھروں سے برکت اُٹھ گئی ہے۔ نہ روزی میں برکت رہی نہ مال و دولت میں برکت رہی نہ صحت میں برکت کے آثار نظر آتے ہیں۔ لہٰذا اگر مسلمان چاہتے ہیں کہ اُن کی تجارت، دھن دولت اور صحت میں برکت آئے تو وہ استخارہ جیسی عظیم نعمت کو اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنا کر برکتوں کے بیش بہا مزے لوٹیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کی طرف استخارہ کر کے رجوع کرنے میں فائدے ہی فائدے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استخارہ سے قبل چند توجہ طلب امور

چونکہ استخارہ دعا کے مشابہ بلکہ مخصوص انداز کی ایک دعا ہے اس لیے جو اعمال دعا کی قبولیت میں معاون ہیں انھیں اعمال کی بنا پر استخارہ کی قبولیت کی امید بھی بڑھ جاتی ہے لہٰذا استخارہ کرنے سے قبل مندرجہ ذیل چند امور پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔

ا۔ اخلاص:

اللہ تعالیٰ کو یہ بات بہت زیادہ پسند ہے کہ بندہ اپنی حاجت وضرورت کو اسی کے سامنے پیش کرے اور اس کے ساتھ اپنی دعا میں کسی کو شریک نہ کرے۔ اس کے برخلاف شرک اور مشرکین اللہ تعالیٰ کو سخت نا پسند ہیں۔ تم رب کے ساتھ مخلص (Sincere) ہو جاؤ رب تمہارے ساتھ مخلص ہو جائے گا۔ اگر تم چل کے آؤ گے رب تمہارا دوڑ کے آئے گا۔ تم قطرہ مانگو گے وہ دریا بہا دے گا تم مانگتے مانگتے تھک جاؤ گے وہ دینے سے نہیں اُکتائے گا۔

اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے:

﴿وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ﴾ (اعراف: ۲۹)

''اور اس کو پکارو اپنی عبادت اسی کے واسطے خالص رکھتے ہوئے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

''جب تم مانگو تو اللہ ہی سے مانگو۔'' [1]

۲۔ قبولیت کا یقین:

اللہ رب العالمین پر مکمل یقین واعتماد بندے کی دعا کی قبولیت کا اہم سبب ہے۔ اس کی دلیل سیّدنا نبی کریم ﷺ کی وہ حدیث ہے جس میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم اللہ سے قبولیت کا مکمل یقین رکھتے ہوئے دعا کرو اور یہ بات اچھی طرح

---

[1] احمد و ترمذی و حاکم، صحیح الجامع: ۷۹۵۷.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور بے توجہ دل کی دعا نہیں سنتا۔'' ❶

۳۔ تقویٰ:

اللہ تعالیٰ کا تقویٰ و پرہیز گاری، اس کا خوف وخشیت، اس کے سامنے عجز و نیاز، گریہ وزاری، رجوع وانابت اور توبہ واستغفار دعا کی قبولیت میں بڑی اہمیت کے حامل اعمال ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى﴾ (طه: ۱۳۲)

''اور نیک انجام پرہیز گاری ہی کا ہے۔''

۴۔ اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر ہمیشہ راضی رہنا:

اگر ہزار کوششوں کے باوجود آنکھوں سے آنسو نہ بہیں تو کم از کم اپنی شکل ہی رونے والوں جیسی بنا دینا ہی رب کی رضا مندی کو مول لے گا۔

واقع ہونے سے پہلے اور بعد ہر وقت اللہ کے قضا و قدر سے راضی رہنا چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے خصوصی دعا مانگا کرتے تھے۔ آپ کہتے:

((وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ.)) ❷

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فیصلہ پر رضا کا سوالی ہوں۔''

استخارہ کے بعد شرح صدر:

شرعی استخارہ کے بعد بندہ کا کام صرف یہ ہے کہ جو عمل کرنا چاہتا ہے اللہ پر مکمل توکل و اعتماد کے ساتھ اس کا پختہ عزم کرے۔ نیت و عمل میں خلوص پیدا کرے۔ بغیر شک وشبہ پس و پیش اور خوف و جھجک کے اسے کر گزرے۔ خواہ شرح صدر، قلبی میلان اور کسی ایک جانب دل کا جھکاؤ حاصل ہو یا نہ ہو اور خواہ یہ شرح صدر استخارہ سے پہلے ہی موجود رہا ہو۔ کیونکہ استخارہ کا شرح صدر سے کوئی تعلق نہیں بلکہ استخارہ کا تعلق محض اللہ سبحانہٗ کی طرف سے آسانی پیدا فرمانے اور توفیق کی نوازش سے ہے۔

---

❶ ترمذی و حاکم، صحیح الجامع: ۲۴۵۔ ❷ صحیح نسائی: ۳/ ۵۴۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بسا اوقات ممکن ہے کہ کسی کام کے لیے اسے شرح صدر حاصل ہو لیکن اللہ تعالیٰ اس کام کو اس کے لیے پسند نہیں کرتا اس لیے اس میں آسانی نہیں پیدا فرماتا خواہ بندہ اس کا اقدام کر چکا ہو اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کسی کام کے لیے شرح صدر حاصل نہیں ہوتا لیکن اللہ بندہ کے لیے اس کام کو پسند کرتا ہے اس لیے اسے آسان اور مقدر میں کر دیتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ﴾ (الطلاق: ۳)

''اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ رکھے تو وہ اس کو کافی ہے۔''

نیز ارشاد ہے:

﴿فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ﴾

(آل عمران: ۱۵۹)

''پھر جب آپ پکا ارادہ کر چکیں تو پھر اللہ پر بھروسہ کریں۔ بے شک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

نیز ارشاد ہے:

﴿فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۫ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ﴾ (محمد: ۲۱)

''پھر جب تاکید ہو کام کی تو اگر سچے رہیں اللہ سے تو ان کا بھلا ہے۔''

یہاں مسئلہ سے متعلق دو چیزیں ہیں:

۱۔ اللہ کے ساتھ مخلص اور یقین اور دعاء استخارہ کی قبولیت کی شرطوں کی تکمیل۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندے کے استخارہ کی قبولیت۔

جب یہ دونوں چیزیں حاصل ہو گئیں تو شرح صدر ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کسی مخلوق کے بس میں نہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کوئی خیر دینا چاہے تو وہ روک سکے یا اللہ نے کوئی برائی مقدر کی ہو تو اسے پھیر سکے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَ اِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَ اِنْ یُّرِدْكَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ یُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴾

(یونس: ۱۰۷)

''اور اگر تم کو اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اور کوئی اس کو دور کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ تم کو کوئی راحت پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کو کوئی ہٹانے والا نہیں۔ وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے نچھاور فرما دے۔ وہ بڑی مغفرت اور بڑی رحمت والا ہے۔''

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

بعض اہل علم کا قول ہے کہ ''شرح صدر ہونے کے باوجود ایسا کام نہ کرے جس کی پختہ خواہش استخارہ سے پہلے ہی تھی۔''

یہ بات غلط ہے کیونکہ استخارہ کے معاملہ میں بندہ یا اس کی خواہش یا اس کے شرح صدر کا کوئی دخل نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق صرف اللہ تعالیٰ کے علم اور فعل سے ہے۔ معاملہ تقدیر کا اٹل ہے خواہ وہ بندہ کی خواہش اور پسند کے مطابق ہو یا اس کے برخلاف ہو۔

رہی سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث جس کے الفاظ یہ ہیں: ''پھر اس چیز کی طرف دیکھ جو تیرے دل میں آگے بڑھ جاتا ہے کیونکہ اسی میں خیر ہے۔'' تو اسے ابن السنی نے عمل الیوم و اللیلہ میں روایت کیا ہے اور وہ سخت ضعیف ہے لہٰذا قابل استدلال نہیں۔ ❶

قلبی میلان کے باوجود استخارہ:

کسی کام کے لیے پہلے سے قلبی میلان پائے جانے کے باوجود استخارہ کرنا مستحب ہے کیونکہ استخارہ ایک دعا ہے جس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کرتا ہے کہ وہ جس کام کا ارادہ کر رہا ہے اگر اس کے حق میں خیر ہے تو رب کریم نادیدہ اسباب کے ذریعہ اسے آسان کر

❶ ملاحظہ ہو: ضعیف الجامع: ۷۳۵.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دے اور اگر یہ کام اس کے حق میں نقصان دہ ہے تو اپنے علم و قدرت سے نادیدہ اسباب کے ذریعہ اسے پھیر دے۔

بسا اوقات آدمی کسی چیز کو اپنے لیے پورا کا پورا خیر سمجھتا ہے اور اس کے نفع بخش ہونے کا یقین رکھتا ہے حالانکہ اسی میں اس کا نقصان اور خسارہ ہوتا ہے۔ اس کے برعکس کبھی آدمی کسی کام کو اپنے لیے نقصان دہ سمجھتا ہے حالانکہ اسی میں اس کے لیے خیر چھپی ہوتی ہے۔ کیونکہ انسان طبعی طور پر صرف ظاہری چیزوں کو دیکھتا ہے۔ اشیاء کی حقیقتیں اور اعمال کے نتائج تو غیب ہیں جو اس کی نگاہوں سے اوجھل ہوتے ہیں۔ اسی بنا پر رب کریم نے استخارہ مشروع فرمایا تاکہ انسان کو جس خیر کا علم نہیں اللہ تعالیٰ اپنے علم و قدرت سے اسے انسان کے لیے آسان فرمائے اور انسان کو جس شر و مصیبت کا علم نہیں اللہ تعالیٰ اسے دور فرمائے اور پھر اپنی تقدیر کے فیصلہ پر اسے اطمینان و رضا سے نوازے۔

اگر کوئی سچا مومن ہے تو اللہ کے فیصلہ پر سدا مطمئن اور راضی ہوگا بظاہر فیصلہ اس کے حق میں چاہے جتنا ناپسندیدہ ہو۔

مراحل استخارہ:

استخارہ کے مراحل حسب ذیل ہیں:

۱۔ کسی کام کا ارادہ

۲۔ استخارہ

۳۔ مشورہ

۴۔ اللہ پر توکل

۵۔ اپنے عزم و ارادے کے مطابق عمل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شادی کے لیے استخارہ

شادی نکاح کے لیے ضرور با ضرور استخارہ کرنا چاہیے۔ استخارہ اللہ تعالیٰ سے مشورہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر رحیم و کریم ہے۔ استخارہ کے بعد جو نکاح کیا جائے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس نکاح میں برکت ہی برکت اور خیر ہی خیر ہوگی۔

استخارہ کے بعد خواب کی حقیقت:

بعض لوگوں کا یہ تصور ہے کہ استخارہ کے بعد بذریعہ خواب صحیح موقف کی رہنمائی ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ تصور سراسر غلط ہے۔ اس کا حقیقت سے ادنیٰ سا بھی تعلق نہیں کیونکہ ایسا نہ ہی سنت نبوی ﷺ سے ثابت ہے، نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اور نہ ہی ائمہ دین رحمہم اللہ سے۔

استخارہ کے بعد آدمی اپنا عمل کر گزرے۔ وہ جو کچھ کرے گا تقدیر کے مطابق ہی ہوگا کیونکہ جسے جس کام کے لیے پیدا کیا گیا ہے اس کے لیے وہی راستے بھی آسان کر دیئے گئے ہیں۔

اگر استخارہ کے بعد کوئی خواب نظر بھی آیا تو اس سے متعلق یہ فیصلہ کرنا آسان نہیں کہ خواب رحمٰن کی طرف سے ہے یا شیطان کی طرف سے یا نفسانی خیالات کی بنا پر ہے۔ کیونکہ سیّدنا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

> ''خواب تین طرح کا ہوتا ہے۔ ایک اللہ کی طرف سے بشارت۔ دوسرے نفسانی خیالات۔ تیسرے شیطانی ڈراوا۔'' ❶

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

> ''خواب تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک شیطان کی طرف سے ڈراؤنا خواب تاکہ آدمی کو رنجیدہ و غمزدہ کر دے۔ دوسرا جو کچھ آدمی اپنی بیداری میں سوچتا ہے اسے اپنے خواب میں دیکھتا ہے اور تیسرا جو نبوت کے چھیالیسویں حصہ میں سے

❶ ترمذی و ابن ماجہ، صحیح الجامع: ۳۵۳۲.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک حصہ ہوتا ہے۔"[1]

بہر کیف خواب بھی شرح صدر اور میلان قلب ہی کی طرح ہے۔ تینوں کا حکم یکساں ہے۔ تینوں کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ البتہ کبھی کوئی خواب ارادۂ الٰہی کے مطابق آسانی یا معاملہ پھیرنے کی خاطر اللہ کے مقدر کیے ہوئے اسباب میں سے ہوسکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جو کچھ اور جیسا کچھ چاہتا ہے مقدر فرماتا ہے۔

ایک کام کے لیے متعدد بار استخارہ:

ایک کام کے لیے کئی بار استخارہ کیا جا سکتا ہے، دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ نماز استخارہ ایک دعا ہے اور دعا میں الحاح وتکرار اور تاکید مستحب ہے خواہ مخصوص دعا ہو یا غیر مخصوص۔

۲۔ استخارہ کو بار بار دہرانے کے لیے یہ حدیث بھی دلیل ہے کہ آپ ﷺ جب بھی کوئی دعا فرماتے تین بار دہراتے۔ (متفق علیہ)

حدیث مذکور میں اگرچہ ایک وقت میں دعا کی تکرار مراد ہے مگر وہ دعا جس کے ساتھ نماز بھی مسنون ہے جب دعا کی تکرار کی جائے گی تو ظاہر ہے کہ نماز کی بھی تکرار ہوگی۔

صحیح بخاری اور امام بخاری رحمہ اللہ کا استخارہ:

ملت اسلامیہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ قرآن مجید کے بعد صحیح ترین کتاب صحیح بخاری ہے۔ صحیح بخاری کو امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ نے جمع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ جس وقت مکمل یقین کر لیتے یہ ہر اعتبار سے اُصول حدیث کے مطابق ہے تو اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتے اور بعد میں آپ چاندنی راتوں میں رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کے پاس بیٹھ کر حدیث لکھا کرتے۔ یعنی استخارہ لازمی کرتے۔ پھر حدیث رسول ﷺ تحریر فرماتے۔

۳۔ صحیح مسلم میں سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے یہ قول مروی ہے کہ آپ ﷺ نے کعبہ

---

[1] ابن ماجہ، صحیح الجامع: ٣٥٣٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلنے کے بعد فرمایا تھا: اگر تم میں سے کسی کا گھر جلا ہوتا تو اس کی تجدید کیے بغیر راضی نہ ہوتا تو پھر تمھارے رب کے گھر کی کیا بات ہے! میں تین بار استخارہ کروں گا پھر اپنی رائے پر پختہ عزم کروں گا۔ ❶

۴۔ نوافل کی کئی قسمیں ہیں اور ان کے تکرار کا شرعی حکم بھی الگ الگ ہے۔ ذیل میں نوافل کی بعض قسموں اور ان کی تکرار کا ایک نقشہ دیا جا رہا ہے جس سے مسئلے سمجھنے میں سہولت ہوگی۔

شمار	نفل کی نوعیت	شرعی حکم
۱	تعبد محض جیسے وتر اور فجر کی دو رکعتیں	ان کی تکرار قطعاً جائز نہیں
۲	تعبد کے ساتھ کسی سبب سے مربوط جیسے تحیۃ المسجد	جب جب سبب پایا جائے گا اس کی تکرار ہوگی۔
۳	مخصوص صفت کے ساتھ حاجت والی نفل جیسے صلاۃ استسقاء اور استخارہ	جمہور اہل علم اس کی تکرار کے جواز کے قائل ہیں

ایک وضاحت:

واضح رہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی مرفوع حدیث جس سے عموماً تکرار کے جواز پر استدلال کیا جاتا ہے سخت ضعیف ہے۔ اس کے الفاظ اس طرح ہیں:

((يا أنس اذا هممت بأمر فاستخر ربك فيه سبع مرات ــــ)) (الحديث) ❷

”اے انس! جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اپنے رب سے سات مرتبہ استخارہ کرو۔“

ائمہ وحفاظ نے اس حدیث مذکور کو بالاتفاق ضعیف قرار دیا ہے۔

❶ صحيح مسلم ٢/ ٩٧٠/ ١٣٣٣.

❷ رواه بن السني، ضعيف الجامع: ٧٣٥.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کئی کاموں کے لیے ایک ہی استخارہ:

اگر کوئی شخص دو یا اس سے زیادہ کاموں کے لیے ایک ہی استخارہ کرنا چاہتا ہے تو اگر وہ دونوں یا متعدد معاملات باہم مربوط ہیں تو ان کے لیے ایک استخارہ کے جائز ہونے میں کوئی شک نہیں۔ مثال کے طور پر کسی عورت سے نکاح اور وقت نکاح اور مہر کی قیمت کے بارے میں، یا کسی کے ساتھ کاروبار میں شرکت اور شرکت کے لیے مقررہ رقم کے بارے میں، یا کسی ملک کے لیے سفر، وسیلۂ سفر اور رفقاء سفر کے بارے میں۔

لیکن اگر وہ دونوں یا متعدد معاملات الگ الگ ہیں اور ان کا باہم کوئی تعلق نہیں تو افضل یہی ہے کہ ہر ایک کام کے لیے الگ الگ مخصوص استخارہ ہو لیکن اگر وقت تنگ ہے یا کوئی دوسری مجبوری ہے تو کئی کاموں کے لیے ایک ہی استخارہ کرنے میں حرج نہیں۔ واللہ اعلم

وقت استخارہ:

استخارہ کے لیے کوئی متعین یا مخصوص وقت نہیں۔ اسے کسی بھی وقت ادا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص دعا کی قبولیت کے اوقات میں استخارہ کا قصد کرے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ استخارہ حاجت اور دعا والی نفل ہے۔

جن اوقات میں دعا کی قبولیت کی امید زیادہ ہوتی ہے مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ رات کے سہ پہر

۲۔ اذان اور اقامت کے درمیان

۳۔ جمعہ کے دن

۴۔ بارش ہوتے وقت

۵۔ روزہ کی حالت میں

۶۔ سفر کی حالت میں

۷۔ عرفہ کے دن

۸۔ شب قدر (لیلۃ القدر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ممنوعہ اوقات میں استخارہ:

ممنوعہ اوقات میں صلاۃ استخارہ پڑھنے کی اجازت اگرچہ بعض اہل علم دیتے ہیں کیونکہ وہ بھی ایک سبب سے مربوط ہے اور سبھی نمازیں مثلاً تحیۃ المسجد وغیرہ سے متعلق راجح مسئلہ یہی ہے کہ ممنوعہ اوقات میں ان کا پڑھنا درست ہے لیکن شک و اختلاف سے بچتے ہوئے اگر کوئی شخص ممنوعہ اوقات میں صلاۃ استخارہ نہ پڑھے تو بہتر ہے۔

ممنوعہ اوقات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ سورج کے عین نکلنے کے وقت یہاں تک کہ بلندی پر آجائے۔

۲۔ جب سورج ٹھیک بیچ آسمان میں ہو۔

۳۔ سورج کے عین غروب ہونے کے وقت یہاں تک کہ ڈوب جائے۔

۴۔ نماز فجر کے بعد سے سورج طلوع ہو جانے تک۔

۵۔ نماز عصر کے بعد سے سورج غروب ہو جانے تک۔

کام سے کتنا پہلے استخارہ کرنا چاہیے؟

اس کے لیے کوئی متعین وقت نہیں ہے۔ بس اتنا ہے کہ کام شروع کرنے سے پہلے اور ارادہ کرنے کے بعد استخارہ کرنا چاہیے۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنے کام میں لگ چکا ہے مثلاً اس نے شادی کا پیغام دیا یا اپنے منگیتر کو دیکھا پھر اسے استخارہ یاد آیا تو بھی اس کے لیے استخارہ کر لینا مستحب ہے کیونکہ ابھی تک یہ کام پایہ تکمیل کو نہیں پہنچا ہے۔

اگر نماز استخارہ کی ادائیگی چھوٹ جائے تو خیر کی دعا بار بار اللہ تعالیٰ سے کرتے رہنا چاہیے۔

نماز استخارہ کی سورتیں:

نماز استخارہ میں کسی مخصوص سورت کی تلاوت ثابت نہیں لہٰذا اس کے لیے کسی سورت کی تخصیص ایک خود ساختہ بدعت قرار پائے گی اور ناقابل قبول و مردود ہو گی۔

نماز استخارہ کے بعد دعا بھول گیا تو کیا کرے؟

اگر کوئی شخص صلاۃ استخارہ کے بعد دعاء استخارہ پڑھنا بھول جائے تو اگر وہ جائے نماز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اُٹھ کھڑا ہوا یا وضوٹوٹ گیا تو اسے صلاۃ استخارہ کی دو رکعتیں دوبارہ پڑھنا ہوں گی۔ لیکن اگر اسے جائے نماز سے اٹھنے سے پہلے ہی یاد آجائے اور ابھی وضو بھی سلامت ہے تو دعا پڑھ لینا کافی ہے۔

فرض نماز کے بعد دعاء استخارہ:

فرض نماز کے بعد دعاء استخارہ پڑھنے سے استخارہ کی سنت ادا نہیں ہوگی کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے پوری صراحت کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو فرض نماز کے علاوہ دو رکعتیں پڑھے، پھر دعاء استخارہ پڑھے۔ جیسا کہ حدیث گزر چکی ہے۔

البتہ جہاں تک سنت مؤکدہ کا تعلق ہے تو حدیث کے ظاہری الفاظ عام ہیں لہٰذا فرض کے سوا ہر نماز کے بعد استخارہ کیا جا سکتا ہے خواہ سنت مؤکدہ ہو یا کوئی اور نفل۔ البتہ استخارہ کے لیے الگ سے مستقل دو رکعتوں کا پڑھنا زیادہ بہتر معلوم ہوتا ہے۔

نماز کے بغیر صرف دعاء استخارہ:

اگر کوئی مجبوری ہو یا وقت تنگ ہو تو صرف دعا پر اکتفا کرنا جائز ہے جیسے کہ بارش طلب کرنے کے لیے نبی ﷺ نے کبھی صرف استسقاء کی دعا کی ہے جب کہ بارش طلب کرنے کے لیے مسنون اور مکمل طریقہ آپ نے یہ سکھایا ہے کہ دو رکعتیں نماز پڑھ کر استسقاء کی دعا کی جائے۔

لیکن یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ صرف دعا سے استخارہ کی کامل سنت ادا نہیں ہوگی۔

استخارہ ایک دعا ہے:

استخارہ ایک دعا ہے اور جس طرح بعض دعائیں بارگاہ الٰہی میں مقبول اور بعض مسترد ہو جاتی ہیں یہی اس کا بھی معاملہ ہے۔

دعا رد ہونے کے مختلف اسباب ہیں:

۱۔ کبھی آدمی کے اندر موجود کسی مانع اور رکاوٹ کی بنا پر دعا رد ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’قبولیت دعا کے موانع‘‘ کے عنوان سے ابھی ہم اس کا ذکر کر رہے ہیں۔

۲۔ کبھی گناہوں کے کفارہ کے لیے دعا قبول نہیں ہوتی۔

۳۔ کبھی بندہ کی آزمائش کے لیے دعا کی قبولیت روک دی جاتی ہے تاکہ یہ دیکھا جا سکے کہ وہ مایوس ہو کر بیٹھ جاتا ہے یا رب کا دروازہ بار بار کھٹکھٹاتا رہتا ہے۔صبر و رضا اپنا وصف بناتا ہے یا شکوہ و گلہ کا طریق اختیار کرتا ہے۔

۴۔ رزق حرام کمانے والے کی بھی دُعا قبول نہیں ہوتی۔ لہٰذا سود خوری، لوٹ کھسوٹ، رشوت خوری، جوا بازی وغیرہ سے مکمل توبہ تائب ہونا پڑے گا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قبولیت دعا میں رکاوٹ بننے والے اسباب

دعا کی قبولیت کے موانع مندرجہ ذیل ہیں:

ا۔ حرام کمائی:

اگر کسی شخص کی کمائی میں حرام شامل ہے، اس نے کسی کا حق غصب کیا ہے، سودی لین دین کیا ہے، رشوت لی ہے، ظلم کیا ہے، دھوکا دیا ہے، تجارتی یا صنعتی معاہدوں کو پورا نہیں کیا ہے یا کسی اور راستہ سے حرام مال کمایا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول نہیں کرے گا۔

سیّدنا رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا.)) (رواہ مسلم)

''اللہ پاکیزہ ہے اور صرف پاکیزہ چیزوں کو ہی قبول فرماتا ہے۔''

اس نے مومنوں کو بھی وہی حکم دیا ہے جس کا رسولوں کو حکم دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

﴿یٰٓاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ﴾
(مومنون: ۵۱)

''اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور عمل صالح کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو میں جانتا ہوں۔''

نیز فرمایا:

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ﴾ (البقرۃ: ۱۷۲)

''اے ایمان والو! جو ہم نے تم کو روزی دی ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔''

پھر سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر میں ہے، غبار آلود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور پراگندہ بال ہے، اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر اے رب! اے رب! پکارتا ہے۔ حالانکہ اس کا کھانا حرام کا ہے، اس کا پینا حرام کا ہے اور اس کی پرورش حرام غذا سے ہوئی ہے۔ کہاں سے اس کی دعا قبول ہوگی؟'' (صحیح مسلم)

۲۔ ظلم و گناہ کی دعا:

استخارہ یا کوئی بھی دعا اگر ظلم و گناہ کے بارے میں ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں رد کر دیا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

''زمین پر جو بھی مسلمان جیسی بھی دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے یا اس سے اسی جیسی کسی مصیبت کو ٹال دیتا ہے جب تک کہ وہ گناہ یا رشتہ توڑنے کی دعا نہ کرے۔ یہ سن کر حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا: تب تو ہم بکثرت دعا کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بکثرت قبول فرمانے والا اور بکثرت عطا کرنے والا ہے۔'' [1]

۳۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں کوتاہی:

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دینے سے بھی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ امر بالمعروف یعنی بھلائیوں کا حکم دینا اور نہی عن المنکر یعنی برائیوں سے روکنا ہر مسلمان کا فریضہ ہے۔ اپنے گھر میں، اہل و عیال میں، دوست و احباب اور خویش و اقارب میں اپنی طاقت کے مطابق حکمت کے ساتھ اس فریضہ کی ادائیگی ہر مسلمان پر لازم ہے۔ البتہ کسی برائی سے روکتے ہوئے اس کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ اس سے روکنے کے نتیجہ میں اس سے بڑی برائی پیدا نہ ہو جائے، اور اسی طرح اچھائی کا حکم بھی بھرپور حکمت سے دینا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ ہمارا انداز ایسا ہو جس کو ہم دعوت دے رہے ہیں وہ ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے زیادہ برائی کرنا شروع کر دے۔

---

[1] رواہ الترمذی و حسنہ، صحیح الجامع.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (النحل: ۱۲۵)

''کہ اللہ کی طرف لوگوں کو حکمت و دانائی اور اچھے انداز بیان میں دعوت دیں۔''

سیّدنا نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ضرور بھلائی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنے پاس سے عذاب بھیج دے پھر تم اس سے دعا کرو گے اور تمھاری دعا قبول نہیں ہو گی۔'' ❶

۴۔ دعا میں تجاوز:

دعا میں حد سے تجاوز اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ﴾ (اعراف: ۵۵)

''پکارو اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے۔ وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''عنقریب ایک ایسی قوم پیدا ہو گی جو دعا میں تجاوز کرے گی۔'' ❷

دعا میں تجاوز کی مختلف صورتیں ہیں۔ مثال کے طور پر چیخ چیخ کر دعا کرنا، تکلف اور بناوٹی کرنا، خلافِ سنت وسیلہ یا دیگر کوئی بدعت اختیار کرنا۔

دعا میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو شریک کرنا یا اللہ کے سوا اس کے کسی بندے پیر و فقیر اور شیخ و ولی کی طرف اپنی توجہ مبذول کرنا سب سے بدترین قسم کا تجاوز ہے جو اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک ناقابل معافی گناہ ہے۔

---

❶ احمد، ترمذی، صحیح الجامع: ۷۰۷۰.

❷ أحمد و ابوداؤد، صحیح الجامع: ۳۶۷۱.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

۵۔ غفلت و بے توجہی:

ایسے شخص کی بھی دعا قبول نہیں ہوتی جو اللہ سے غافل اور اس کے دین سے بے پروا اور اس کے حکموں کو فراموش کرنے والا اور اس کی ممنوعات کا مرتکب ہو۔ جب تک آرام و راحت اور کسی چیز کی فکر نہ ہو۔ اللہ کی نافرمانی کرے اور جب مصیبتوں اور بلاؤں میں گرفتار ہو جائے تو یارب یارب چلائے۔

رسول رحمت ﷺ کا ارشاد ہے:

''جس کو یہ بات خوش آئند ہو کہ مصیبت اور شدت کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرے تو اسے فراخی اور راحت کے وقت میں بکثرت دعا کرنی چاہیے۔'' ❶

آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

''تم اللہ تعالیٰ سے قبولیت کا مکمل یقین رکھتے ہوئے دعا کرو، اور یہ بات اچھی طرح جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور بے توجہ دل کی دعا نہیں سنتا۔'' ❷

بقول شاعر:

دِل سے جو دعا نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت مگر پرواز رکھتی ہے

شرعی احکام کی خلاف ورزی:

بعض شرعی احکام کی خلاف ورزی پر بھی دعا قبول نہیں ہوتی۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''تین قسم کے لوگ اللہ سے دعا کرتے ہیں مگر ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ ایک ایسا شخص جس کی بیوی بدخلق ہو اور وہ اسے طلاق نہ دے۔ دوسرا وہ شخص جس

❶ ترمذی و حاکم، صحیح الجامع: ٦٢٩٠.
❷ ترمذی و حاکم، صحیح الجامع: ٢٤٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے کسی کو مال (قرض) دیا اور اس پر گواہ نہیں بنایا۔ تیسرا وہ شخص جس نے اپنا مال کسی بے وقوف کو دیا جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے: ﴿وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ﴾ (النساء: ۵) (تم بیوقوفوں کو اپنا مال مت دو)۔"[1]

واضح رہے کہ آیت میں بیوقوفوں سے مراد اپنے بیوی بچے ہیں۔ اگر انھیں مالی معاملات میں تصرف کا صحیح شعور نہیں ہے تو اپنا مال ایسے نادانوں کے حوالے کرنا نہ صرف پچھتاوے کا باعث ہوگا بلکہ دعا کریں گے تو دعائیں بھی قبول نہیں ہوں گی۔

استخارہ اور خسارہ:

استخارہ کرنے والا درحقیقت کبھی خسارہ سے دوچار نہیں ہوتا کیونکہ نماز استخارہ کی توفیق خود ایک عظیم کامیابی اور گراں قدر نعمت ہے جس کے بیشمار دینی و دنیوی فوائد ہیں جن میں سے بعض کا ذکر پچھلے صفحات میں کیا جا چکا ہے۔

لیکن بعض حضرات اپنی حسبِ خواہش نتائج نہ پانے کی صورت میں یہ شکوہ کرتے ہیں کہ استخارہ کے باوجود وہ خسارہ کے شکار اور ناکامی سے دوچار ہوئے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ظاہر کی ہر عطا و نوازش باطن میں بھی خیر نہیں ہوتی اور ایسے ہی ہر ظاہری محرومی اپنی حقیقت کے اعتبار سے شر نہیں ہوتی۔ ظاہر کی بنیاد پر بسا اوقات آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے کامیابی نہیں ملی حالانکہ وہ پوری کامیابی سے سرفراز ہوتا ہے اور کبھی آدمی یہ سمجھتا ہے کہ وہ ناکام و نامراد ہو گیا حالانکہ اسی میں اس کے لیے خیر ہوتی ہے۔

انسان کی نظر فقط ظاہری امور تک محدود اور باطنی حقیقت سے غافل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ (روم: ۷)

"وہ دنیاوی زندگی کی ظاہری چیزوں کو جانتے ہیں۔"

---

[1] رواه الحاكم و صححه و وافقه الذهبي والطحاوي و غيرهما۔ السلسلة الصحيحة: ٤/ ٤٢٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رب کی مصلحت اور انسان کی کم فہمی:

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب فوائد (صفحہ ۱۷۴) میں کیا خوب لکھا ہے:

''ایک بچہ کا مصلحت پسند، دردمند اور شفیق باپ جب اپنے بیٹے کے بدن سے فاسد خون کے نکالنے میں مصلحت سمجھتا ہے تو اس کی جلد اور رگوں کو کاٹتا ہے۔ اگرچہ اس عمل سے بچہ کو سخت تکلیف پہنچتی ہے لیکن اگر باپ سمجھتا ہے کہ کسی عضو کو کاٹ دینے سے ہی شفا حاصل ہوگی تو اس عضو کو کاٹ دیتا ہے۔ یہ سب کچھ اپنے بیٹے کے ساتھ رحمت و شفقت کی وجہ سے کرتا ہے۔ ایسے ہی اگر ایک باپ اپنے بیٹے کی مصلحت اس کا خرچ روک لینے میں سمجھتا ہے تو خرچ روک لیتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ خرچ دیتے رہنا اس کی خرابی اور بگاڑ کا باعث ہے۔ ایسے ہی ایک شفیق باپ اپنے بچہ کو بہت سی خواہشات کی تکمیل سے روک دیتا ہے، صرف بچہ کی مصلحت اور اس کی بھلائی کی خاطر، نہ کہ بخل کی وجہ سے۔

تو احکم الحاکمین، ارحم الراحمین اور اعلم العالمین جو اپنے بندوں پر خود ان کی ذات اور ان کے ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان ہے جب انھیں کسی ناپسندیدہ کام میں مبتلا کرتا ہے تو یہ ان کے حق میں مبتلا نہ کرنے سے زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ اللہ کی طرف سے ان کا خیال رکھنے، ان پر احسان کرنے اور ان پر لطف و کرم کرنے کا یہی تقاضا ہے۔ اگر بندوں کو اپنے معاملات خود اختیار کرنے کی آزادی دے دی جائے تو وہ علم و ارادہ اور عمل کے اعتبار سے اپنی مصلحتوں کی انجام دہی سے عاجز رہ جائیں گے۔ لیکن خود اللہ سبحانہٗ نے اپنے علم و حکمت اور رحمت کے بموجب ان کے امور کی تدبیر کا ذمہ لے لیا ہے خواہ انھیں پسند ہو یا نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات پر یقین رکھنے والے اس بات کو خوب سمجھتے ہیں اسی لیے وہ اللہ تعالیٰ کے کسی فیصلہ پر اعتراض نہیں کرتے۔ البتہ جو اس کی ذات اور اسماء و صفات سے ناآشنا اور جاہل ہیں، ان سے یہ حقیقت مخفی ہے۔ اسی لیے وہ اللہ کی تدبیر کے ساتھ تنازعہ، اس کی حکمت میں عیب جوئی اور اس کے فیصلہ پر سر تسلیم خم کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ اس کے حکم کا اپنی فاسد عقول، اپنی باطل آراء اور اپنی ظالمانہ سیاستوں سے مقابلہ و معارضہ کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسے لوگ اپنے رب کی معرفت اور اپنے مصالح کے حصول دونوں سے محروم ہیں۔ واللہ الموفق۔

جب بندہ کو یہ معرفت حاصل ہو جاتی ہے تو وہ آخرت سے پہلے ہی دنیا کے اندر ایک ایسی جنت میں بستا ہے جس کی نعمتیں صرف آخرت کی جنت ہی کے مشابہ ہو سکتی ہیں۔ وہ ہمیشہ اپنے رب سے راضی رہتا ہے اور رضا ہی دنیا کی جنت اور عارفوں کی راحت ہے۔ ایسا بندہ اپنے اوپر جاری تقدیر کے ہر فیصلہ کو بطیب خاطر گوارہ کرے گا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ بعینہٖ وہ چیز ہے جسے اللہ نے اس کے لیے اختیار کیا ہے۔ اسی طرح وہ اللہ کے دینی احکام پر بھی مطمئن ہوگا۔

((ذَاقَ طَعْمَ الْأَيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا)) (صحيح مسلم)

''اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھ لیا جو اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد ﷺ کو رسول مان کر راضی ہو گیا۔''

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔـا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔـا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (البقرة: ٢١٦)

''شاید کہ تم کو بری لگے ایک چیز اور وہ بہتر ہو تمھارے حق میں اور شاید تم کو بھلی لگے ایک چیز اور وہ بری ہو تمھارے حق میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''

نیز ارشاد ہے:

﴿وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ﴾ (الشوریٰ: ٢٧)

''اور اگر اللہ اپنے بندوں کے لیے رزق کشادہ وافر کر دے تو وہ زمین میں فساد پھیلا دیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خالق کی تدبیر حکمت سے لبریز:

بسا اوقات کوئی شخص تجارت کے لیے استخارہ کرتا ہے لیکن اسے تجارت میں خسارہ ہو جاتا ہے تو وہ یہ سمجھنے لگتا ہے کہ اسے کامیابی نہیں ملی حالانکہ وہ یہ نہیں سوچتا کہ اگر اس نے استخارہ نہ کیا ہوتا تو شاید اس سے بھی زیادہ مصائب و مشکلات کا شکار ہوا ہوتا جس کا اسے علم نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اسے ان مصائب سے محفوظ رکھ کر اس کے لیے صرف وہی خسارہ مقدر کیا جو اس کے سامنے ظاہر ہوا۔

کبھی کوئی شخص شادی کے لیے استخارہ کرتا ہے پھر اسے محسوس ہوتا ہے کہ اس میں کامیابی نہیں ہوئی بلکہ کبھی طلاق تک کی نوبت آجاتی ہے لیکن اگر اس نے استخارہ نہ کیا ہوتا تو شاید اس سے بڑھ کر مصیبتیں اور پریشانیاں ہوتی جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دعاء استخارہ قبول فرما کر بندہ سے ٹال دیا۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ اپنی کتاب فوائد (صفحہ ۱۷۲) میں رقمطراز ہیں:

''ایک شخص اپنی بیوی کو اس کی کسی صفت کی بنا پر ناپسند کرتا ہے حالانکہ اسے روکے رکھنے میں وہ خیر کثیر ہے جس کا اسے علم نہیں۔ اسی طرح وہ کسی عورت کو اس کی کسی صفت کی بنا پر پسند کرتا ہے حالانکہ اسے روکے رکھنے میں ایسا شر کثیر ہے جسے وہ نہیں جانتا۔

انسان اپنے خالق کے بتائے ہوئے وصف کے مطابق ظلوم وجہول ہے یعنی بڑا ہی ظالم اور نہایت ہی نادان ہے۔ لہٰذا اسے اپنے نفع و نقصان کا معیار اپنا میلان، اپنی محبت و نفرت اور اپنی پسند و ناپسند نہیں بنانا چاہیے۔ بلکہ اس کا معیار وہی ہونا چاہیے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے امر و نہی کے ذریعے اس کے لیے اختیار کر دیا ہے۔ چنانچہ اپنے ظاہر و باطن میں ہر اعتبار سے علی الاطلاق سب سے زیادہ نقصان دہ اور ضرر رساں کام رب کی معصیت و نافرمانی ہے۔''

اللہ کی رحمت اور دعا کی قبولیت سے مایوسی نیز اللہ کے فیصلہ پر راضی نہ ہونا ہرگز نہیں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہونا چاہیے کیونکہ یہ کمال توحید کے منافی ہے۔ اسی طرح قبولیت کی مدت کو طویل نہ سمجھنا چاہیے اور یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔ ایسا کہنے پر واقعی دعا قبول نہ ہوگی۔ کیونکہ یہ اللہ کی تقدیر پر اعتراض اور اس سے آگے بڑھنے کی کوشش ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ حقیقت حال سے صرف اللہ تعالیٰ ہی آگاہ ہے۔ خالق کی تدبیر اپنی مخلوق کے لیے خود ان کی اپنی تدبیر سے بہتر ہے۔ خالق کی تدبیر بندہ کے گمان سے بہتر ہے۔ بندہ کو اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھنا چاہیے۔ اس پر سچا یقین کرنا چاہیے۔ اس کے احکام پر سر تسلیم خم، اس کی تقدیر پر صبر اور اس کے فیصلوں پر راضی ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے ہر حال میں خیر ہی مقدر کرتا ہے۔ جب بندہ ایمان کے اس درجہ کو پہنچ جائے تو یہ مقام اس کے لیے تمام دنیوی اغراض اور مادی مقاصد سے زیادہ فائدہ مند ہے۔

استخارہ خیر ہی خیر:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مجھے مومن پر تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جو بھی فیصلہ کرتا ہے اس کے لیے خیر ہی ہوتا ہے۔" ❶

اور سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مومن کا معاملہ عجیب ہے، اس کا ہر کام اس کے لیے خیر ہوتا ہے اور یہ مقام صرف مومن کو حاصل ہے۔ اگر اسے نعمت و خوشحالی نصیب ہوتی ہے تو شکر ادا کرتا ہے اور یہ اس کے لیے خیر ہے اور کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے اور یہ اس کے لیے خیر ہوتا ہے۔" ❷

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب ابلیس آکر یہ کہے کہ تم کتنی دعائیں کرتے ہو مگر ایک بھی قبول نہیں ہوتی تو اس سے کہو: میں دعا کے ذریعہ عبادت کرتا ہوں اور مجھے یقین

---

❶ احمد، صحیح الجامع: ٣٩٨٥.

❷ صحیح مسلم، ج: ٤، ص: ٢٢٩٥، ح: ٢٩٩٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ جواب مل رہا ہے البتہ میری کسی مناسب مصلحت کی بنا پر تاخیر ہو سکتی ہے۔ اگر دعا کا جواب نہ ملا تو کیا ہوا عبادت و تذلل تو حاصل ہی ہے۔ [1]

عبادت و تذلل کا نفع ہر قسم کے دنیاوی مقاصد و مفادات کے حصول سے بڑھ کر ہے۔

ہاں! اگر بندہ محسوس کرتا ہے کہ اس کی دعائیں قبول نہیں ہو رہی ہیں اور اس کے اعمال بے توفیق ہیں تو اسے اپنے نفس کا محاسبہ اور اپنے اعمال پر نظر ثانی کرنا چاہیے۔ اپنے دین میں استقامت اختیار کرنا چاہیے اور اپنے رب کی اطاعت و فرماں برداری میں مزید لگ جانا چاہیے۔ ایک مرد مومن سے یہی توقع ہے۔

ذاتی محاسبہ:

دعا کی قبولیت میں کچھ موانع آڑے آ سکتے ہیں جنھیں بندہ لاشعوری طور پر بے علم و ارادہ کر رہا ہوتا ہے۔ مثلاً وہ اپنے رب سے غافل ہو، یا اس پر ایمان کمزور ہو، یا اس کے کھانے میں حرام کی آمیزش ہو، یا اس کی آمدنی میں کوئی شبہ ہو، یا وہ کوئی ظلم و زیادتی کر رہا ہو، یا کسی گناہ کا ارتکاب کر رہا ہو، لہٰذا اسے اپنے نفس کا مراجعہ اور اپنے حالات کی چھان پھٹک کرنی چاہیے۔ اس لیے کہ نافرمانی اور معصیت کے کام انسان کے لیے اس کے مقصد تک پہنچنے میں رکاوٹ کا سبب بنتے ہیں اور غفلت دعا کی قبولیت کے سامنے ایک حجاب ہوتی ہے۔

استخارہ اور مشورہ:

استخارہ کرنے والے کو کسی ایسے شخص سے مشورہ بھی کرنا چاہیے جس کی نیکی، ہمدردی و خیر خواہی، معاملہ فہمی اور خوش تدبیری کا اسے علم ہو۔ یہ مشورہ استخارہ سے پہلے اور بعد بھی کیا جا سکتا ہے۔ دونوں میں قطعی کوئی تعارض نہیں۔ استخارہ اللہ سے ہوتا ہے اور مشورہ بندوں سے۔

بڑا قدیم محاورہ ہے:

((مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ وَلَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ.))

”استخارہ کرنے والے کو ناکامی نہیں اور مشورہ کرنے والے کو ندامت نہیں ہوتی۔“

[1] صيد الخاطر: ٢٩٥.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

استخارہ ایک ایمانی کام ہے اور مشورہ ایک سعی عمل۔ دونوں میں قطعاً کوئی تعارض نہیں۔ جیسے دل کے ذریعہ اللہ پر توکل رکھنا اور اعضاء کے ذریعہ ان اسباب کو اختیار کرنا جنھیں اللہ نے مقاصد تک پہنچنے کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ دین اسلام میں یہی مشروع طریقہ ہے۔

رہا اسباب کو ترک کر دینا تو یہ توکل نہیں بلکہ اسلام اس کا سختی سے انکار کرتا ہے۔ البتہ اللہ پر توکل چھوڑ کر صرف اسباب پر اعتماد کر لینا شرک ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۚ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ﴾ (آل عمران: ۱۵۹)

”اور ان سے مشورہ لیں کام میں۔ پھر جب آپ قصد کر چکیں تو اللہ پر بھروسہ کریں۔ بے شک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔“

اس ایک ہی آیت کے اندر اللہ تعالیٰ نے دونوں چیزوں کو اکٹھا کر دیا ہے۔ ایک اسباب کا اختیار جو مشورہ سے حاصل ہوتا ہے، دوسرے اللہ پر توکل جو ایک ایمانی عمل اور مومنوں کے لیے ایک وصف کمال ہے۔

ایمان وعمل اور روح و مادہ دونوں میں توازن اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور اسلام کی عظمت ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ بکثرت اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا کرتے تھے بلکہ کبھی کبھی اپنی بیویوں سے بھی مشورہ فرمایا کرتے۔ آپ ﷺ کا اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے معرکہ احد، غزوۂ خندق، بدر کے قیدیوں اور دیگر بہت سے معاملات میں مشورہ کرنا ثابت ہے۔

استخارہ کے دیگر طریقے:

استخارہ کی نماز و دعا کے مذکورہ طریقہ کے علاوہ استخارہ کا کوئی دوسرا شرعی طریقہ نہیں ہے۔ استخارہ کے جو دیگر طریقے لوگوں میں رائج اور معروف ہیں وہ سب غیر شرعی، خود ساختہ، ایجاد بندہ اور من گھڑت طریقے ہیں اور ساتھ ہی شرعی طریقہ سے اعراض اور دوری کا باعث بھی ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((اِيَّاكُمْ وَ مُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ.)) [1]

''اپنے آپ کو دین میں ایجاد کردہ نئی چیزوں سے بچاؤ۔''

اُمتِ مسلمہ کو چاہیے کہ جو لوگ نجومیوں، بنگالی بابوں، مسیح بابوں سے استخارہ کرواتے ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ سے بغاوت ہے۔

اس لیے ہمیں سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا بتایا ہوا مسنون استخارہ کرنا چاہیے اور خود کرنا چاہیے۔ کیونکہ مسنون استخارہ میں خیر ہی خیر ہے۔

[1] مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجه، صحیح الجامع: ۲۵٤۹.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چند من گھڑت استخارے

ہم ذیل میں چند بدعی استخارے ذکر کر رہے ہیں تاکہ لوگ بے خبری کی بنا پر ان کے شکار نہ ہو جائیں بلکہ ان کی حقیقت سے آگاہ ہو کر ان سے دوری و مہجوری اور گریز اختیار کریں۔

۱۔ کچھ لوگ مصحف (قرآن مجید) کھول کر استخارہ کرتے ہیں۔ مصحف کھولنے پر اگر آیت عذاب سامنے آجائے تو اسے ممانعت تصور کرتے ہیں اور اپنے ارادہ و عمل سے باز آجاتے ہیں اور اگر آیت رحمت سامنے آجائے تو اسے نیک شگون مانتے ہوئے اپنا ارادہ و عمل انجام دیتے ہیں۔

۲۔ بعض لوگ قرآن مجید کے بجائے ایسی کتابیں کھول کر استخارہ کرتے ہیں جنھیں وہ بزعم خویش مقدس و متبرک تصور کرتے ہیں مثلاً دیوان حافظ یا مثنوی مولانا روم وغیرہ۔

۳۔ کچھ لوگ کسی شیخ یا پیر کے پاس جاتے ہیں اور اس سے استخارہ کی درخواست کرتے ہیں۔ پھر وہ شیخ استخارہ کر کے انھیں جواب دیتا ہے کہ وہ کام ان کے لیے مناسب ہوگا یا غیر مناسب۔ کبھی وہ اپنے جواب کی بنیاد کسی خواب پہ رکھتا ہے۔ کبھی یوں ہی اپنی رائے بتلاتا ہے اور کبھی دجل و فریب اور شعبدہ بازی کے دیگر طریقے اپناتا ہے۔

۴۔ کچھ لوگ تسبیح کے دانوں سے استخارہ کرتے ہیں۔ اگر ان کی گنتی کا خاتمہ طاق پر ہوتا ہے تو اپنا کام کر ڈالتے ہیں اور اگر ان کی گنتی کا خاتمہ جفت پر ہوتا ہے تو اپنا کام نہیں کرتے۔

مذکورہ سارے طریقے بدعت اور حرام ہیں۔ رسول رحمت ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے ثابت نہیں ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿أَمْ لَهُمْ شُرَكَٰٓؤُا۟ شَرَعُوا۟ لَهُم مِّنَ ٱلدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنۢ بِهِ ٱللَّهُ﴾

(الشوریٰ: ۲۱)

”کیا ان لوگوں نے اللہ کے ایسے شریک مقرر کر رکھے ہیں جنھوں نے ایسے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

احکام دین ان کے لیے مقرر کر دیے ہیں جو اللہ کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ.)) ❶

"جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود اور ناقابل قبول ہے۔"

دوسری روایت کے الفاظ اس طرح ہیں:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ.)) ❷

"جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پہ ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ مردود ہے ناجائز اور حرام ہے۔"

۵۔ کچھ لوگ رنگوں، پرندوں، آوازوں، کلمات، جگہوں، وقتوں اور دنوں سے استخارہ کرتے ہیں یعنی کسی کو خوش قسمت اور کسی کو بدقسمت مانتے ہیں۔ انھیں نیک شگونی اور بدشگونی کا باعث سمجھتے ہیں۔

آن لائن استخارہ کی حقیقت:

استخارہ کی یہ قسم انتہائی خطرناک ہے۔ یہ شرک کا دروازہ ہے۔ استخارہ کی اس صورت میں آدمی اپنا معاملہ اللہ کے فیصلہ اور تقدیر کے بجائے دوسری چیز پر معلق کرتا ہے۔ یہ ایک شرکیہ اور شیطانی عمل ہے جسے اہل جاہلیت دین سمجھ کر کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ أَوْ تُطُيِّرَ لَهُ أَوْ تَكَهَّنَ أَوْ تُكُهِّنَ لَهُ أَوْ تَسَحَّرَ أَوْ تُسُحِّرَ لَهُ.)) ❸

---

❶ صحیح بخاری: ٢٦٩٧۔ و صحیح مسلم: ١٧١٨.

❷ صحیح مسلم: ١٧١٨۔ کتاب الاقضیة، باب نقض الاحکام الباطلة ورد محدثات الامور.

❸ طبرانی، صحیح الجامع: ٥٤٣٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''وہ ہم میں سے نہیں جو بدشگونی لے یا اس کے لیے بدشگونی لی جائے، یا شعبدہ بازی کرے یا اس کے لیے کہانت کی جائے، یا جادوگری کرے یا اس کے لیے جادوگری کی جائے۔''

بعض لوگ T.V یا نشریاتی اداروں پر بیٹھ کر آن لائن استخارہ کرتے ہیں۔ کتاب کھولنے، تسبیح کے دانوں سے طوطے کے ذریعے، ستاروں کے ذریعے یہ سب باطل طریقے ہیں۔ ان کا شریعت محمدیہ ﷺ سے کوئی تعلق نہیں۔ ایسے شعبدہ بازوں سے قوم کو بچنا چاہیے۔ اس لیے ہمیں استخارہ نبی کریم ﷺ کے طریقہ سے کرنا چاہیے۔ محمدی ﷺ طریقہ کا استخارہ خیر ہی خیر ہے۔

آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

((اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ.)) ❶

''بدشگونی لینا شرک ہے۔''

نیز فرمایا:

((مَنْ رَدَّتْهُ الطِّيَرَةُ عَنْ حَاجَتِهِ فَقَدْ أَشْرَكَ.)) ❷

''جس کو بدشگونی اس کی ضرورت سے لوٹا دے اس نے شرک کیا۔''

٦۔ کچھ لوگ استخارہ کی خاطر کاہنوں، جادوگروں، دست شناسوں (ہاتھ کی لکیریں دیکھنے والوں) اور عرافین (نجومیوں وغیرہ) کے پاس جاتے ہیں۔

یہ صورت استخارہ کی سب سے بدترین صورت ہے۔ یہ اللہ عظیم کے ساتھ شرک اور ایک کفریہ عمل ہے۔ مذکورہ بالا اشخاص کے پاس جانے والے مستقبل کا حال معلوم کرنے کے لیے ان کے پاس جاتے ہیں۔ مستقبل کا حال علم غیب کا ایک حصہ ہے جو صرف اللہ سبحانہ کو معلوم ہے۔ جو شخص خود اپنے واسطے یا کسی اور کے واسطے علم غیب کا دعویٰ کرے وہ اسلام سے خارج

---

❶ سنن اربعه، صحيح الجامع: ٣٩٦٠۔ سنن ابی داوٗد: ٣٩١٠۔ صحيح.

❷ احمد، طبرانی، صحيح الجامع: ٦٢٦٤۔ مسند احمد: ٧٠٤٥۔ حسن.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور مرتد ہو جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

”جو عراف (نجومی وغیرہ) یا کاہن کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی، اس نے محمد ﷺ پر نازل شدہ شریعت کا انکار کیا۔“ یعنی کہ وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ [1]

ایسے لوگوں کو جنھوں نے کبھی نجومیوں، کاہنوں یا دست شناسوں، مسیح بابوں سے اپنی قسمت کا حال معلوم کیا ہو یا فال نکالا ہو جلد از جلد اللہ سبحانہ سے توبہ و استغفار کرنا چاہیے۔ کیونکہ انھوں نے ایک ایسے کفریہ عمل کا ارتکاب کیا ہے جس سے توبہ کرنا ضروری ہے۔

بقول شاعر:

نہ نظر آئے جب منزل کا کنارہ
تو کر میرے بھائی دعا استخارہ
سنور جائے گا بگڑا ہوا کام تمہارا
تو جلد تھام لو اللہ کا مضبوط سہارا

[1] احمد، حاکم، صحیح الجامع: ٥٩٣٩.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جنت کے آٹھ دروازے آپ کے منتظر

جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔کل روزِ حساب کے دن کسی خوش قسمت کے لیے ایک دروازہ کھلے گا، کسی کے لیے دو، کسی کے لیے تین دروازے اور کسی خوش نصیب کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول کر اُس کو پوری انسانیت کی موجودگی میں اسپیشل پروٹوکول، عزت و وقار اور پُر تپاک استقبال سے اللہ تبارک و تعالیٰ نواز کر قدردانی کرے گا۔ آپ بھی یہ دعا پڑھ کر اپنے آپ کو اُن خوش نصیبوں کی لسٹ میں شمار کر سکتے ہیں جن کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے۔

((اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَلَیْہِ السَّلَامُ عَبْدُاللّٰهِ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ عَلَیْہَا السَّلَامُ وَرُوْحٌ مِنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ.)) [1]

یہ دعا خود بھی پڑھو، اہل خانہ، دوست احباب وغیرہ کو بھی تحفہ دیں کیونکہ اللہ کے خزانے وسیع ہیں۔

---

[1] صحیح مسلم، جلد نمبر: 1، حدیث نمبر: 140.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پوری زندگی کے ہر قسم کے گناہ معاف کرانے والی دُعا

ایک انسان پوری زندگی میں اتنے کثرت سے رات و دن گناہ کرتا ہے کہ کل قیامت والے دن اِن گناہوں کی کثرت سے لبریز ننانوے طویل و عریض رجسٹر جن کی موٹائی اللہ بہتر جانتا ہے وہ سب معاف کر دیے جائیں گے اور وہ شخص جنت کا حقدار ٹھہرے گا۔ اُس کے لیے ایک کڑی شرط یہ ہے کہ پوری زندگی میں اُس نے ایک مرتبہ بھی شرک نہ کیا ہو۔ شرک سے اُس کی زندگی پاک وصاف ہو۔ باقی گناہ اتنے ہوں کہ 99 رجسٹر بھی بھر جائیں اللہ کی رحمت سے دُھل جائیں گے۔ میری تحقیق کے مطابق یہ شہادت ایسا تحفہ ہے ہر مومن کے لیے جو موحد ہو وہ کثرت سے پڑھیں خلوصِ دل سے پڑھیں تا کہ اللہ کی رحمتوں کے جلوے سے اُس کے 99 رجسٹر کے برابر گناہ بھی معاف ہو جائیں۔

((اَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.)) [1]

❀❀❀❀

[1] صحیح ترمذی: 2639.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصائب اور پریشانیوں میں رسول اللہ ﷺ کا طریقہ علاج

رسول اللہ ﷺ بھی بشر اور انسان تھے۔ آپ ﷺ بھی تمام خصائص اور لوازمات بشری سے متصف تھے۔ آپ ﷺ کو بھی مختلف اوقات میں مختلف پریشانیاں لاحق ہوئیں۔ آپ نے تکالیف و مصائب میں بنفسہ یعنی خود کیا طریقہ اختیار فرمایا اور اپنی امت کو کیا طریقہ ارشاد فرمایا، اس بات کو ہم قدرے تفصیل سے تحریر کرتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

مصائب دو قسم کے ہیں: ایک وہ جو واقع ہو جائیں، جیسے جانی و مالی نقصان۔ ان پر ہمیشہ آپ ﷺ نے صبر اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے کا اظہار فرمایا اور اپنی امت کو بھی یہی تعلیم فرمائی۔ لیکن جو مصائب و تکالیف آپ ﷺ کو لاحق ہوتی یا لاحق ہونے کا اندیشہ ہوتا تو ان کے دفعیہ کے لیے آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے اور تعوذ پڑھتے۔

بے قراری اور گھبراہٹ کی دعائیں:

((اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَامِنْ رَوْعَاتِنَا.)) ❶

''اے اللہ! ڈھانپ دے ہمارے عیبوں کو اور امن دے ہماری گھبراہٹوں کو۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پریشان حال اور غم زدہ لوگوں کی دعا یہ ہے:

((اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَّاَصْلِحْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ.)) ❷

---

❶ مسند احمد: 3/3۔ علامہ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے۔ (اسلامی وظائف، ص: 544) اسنادہ ضعیف.

❷ سنن ابی داؤد: 5090.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں، مت کر حوالے مجھ کو میرے نفس کی طرف ایک لحہ، اور سنوار دے میرے سب کام، کوئی معبود نہیں سوا تیرے اے زندہ اور سب کے تھامنے والے، تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں۔“

غم، پریشانی اور بے بسی کا علاج:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پریشانی اور مصیبت کے وقت یہ دعا پڑھتے:

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ.)) ❶

”نہیں کوئی معبود مگر اللہ جو صاحب عظمت اور صاحب علم ہے، نہیں کوئی معبود مگر اللہ صاحب عرش عظیم کے۔ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے رب آسمانوں کا اور رب زمین کا اور رب عرش کریم کا ہے۔“

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: جب تجھے کوئی پریشانی یا تکلیف پہنچے تو یہ دعاء پڑھا کرو:

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْكَرِيْمُ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَهٗ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.)) ❷

رسول اللہ ﷺ رنج و غم سے پناہ مانگا کرتے تھے اور اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ ضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.)) ❸

---

❶ صحيح البخاری: 6346- كتاب الدعوات، باب الدعاء عندالكرب.

❷ مسند احمد: 726- حديث حسن.

❸ صحيح البخاری: 6369۔ كتاب الدعوات، باب الاستعاذة من الجبن والكسل.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"اے میرے اللہ! میں رنج وغم، عاجزی، بخیلی، بزدلی اور لوگوں کے قہر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

اللہ کو اپنا کارساز بنائیے:

((حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا.)) ❶

"اللہ تعالیٰ ہم کو کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے، ہم نے اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرلیا ہے۔"

ہر ناممکن کام کو ممکن بنانے کی دعا:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مشکل حالت یا غم سے نجات کے لیے یہ دعا فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَاجَعَلْتَهُ سَهْلًا وَ اَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ اِذَا شِئْتَ سَهْلًا.)) ❷

"اے میرے اللہ! تیری ہی طرف سے آسانی اور سہولت ہے اور جب تو چاہے گا تو اسی وقت مشکل آسان ہوگی۔ لہٰذا مہربانی فرما کر اپنی چاہت میرے حق میں کر کے میری مشکلات حل فرمادے۔"

انسان کو ہر مشکل وقت میں گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ اپنے رب پر توکل اور بھروسہ کرنا چاہیے اور اپنے رب سے دعاؤں کے ذریعہ سے رابطہ استوار رکھنا چاہیے۔ ؏

اُٹھ باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے
پھر دیکھ اللہ کیا کرتا ہے

ہر مصیبت کا اچھا اجر پائیے:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا:

---

❶ ترمذی: 2431، صحیح.

❷ صحیح ابن حبان: 974.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس شخص کو جب کوئی مصیبت لاحق ہو تو وہ ذیل کے کلمات کہے:

((اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَجُرْنِىْ فِىْ مُصِيْبَتِىْ وَاخْلِفْ لِىْ خَيْرًا مِّنْهَا.)) [1]

"بیشک ہم اللہ کے لئے ہیں اور بیشک ہم اس کی جانب جانیوالے ہیں، اے اللہ! مجھے میری مصیبت پر اجر و ثواب عطا کر اور میرے لیے اس کا بہتر خلیفہ عطا کر۔"

تو اللہ اسے اس مصیبت کے سبب اجر و ثواب عطا کرتا ہے اور اس سے بہتر اسے نائب بھی عطا کرتا ہے۔

اللہ نہ کرے اگر کوئی شخص کسی نقصان میں گرفتار ہو جائے تو وہ یہ دعا پڑھے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: اس دعا کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں کوئی بہتر چیز عنایت فرما دے گا۔

تمام دکھوں اور دردوں کا شافی و کافی نسخہ:

رسول اللہ ﷺ رنج و غم سے پناہ مانگا کرتے اور ذیل کی دعا پڑھا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.)) (سنن ابی داؤد)

"اے اللہ! میں رنج و غم سے اور عاجزی اور بخیلی اور بزدلی اور لوگوں کے قہر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

محاورہ ہے۔ غم جب کسی دل میں داخل ہو جاتا ہے تو اس کی عقل مار دیتا ہے۔ یہ تمام اوصاف بد انسان کے لیے نا کارہ پن کا باعث بنتے ہیں۔ اس لیے یہ بہت ہی جامع دعا ہے۔

سفر میں اگر کوئی مشکل اور اضطراری حالت پیش آئے:

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے سفر میں بھوک اور اضطراب کی حالت میں جملہ ضروریات کے لیے

[1] صحیح مسلم: 918.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ دعا مانگی تھی:

﴿رَبِّ اِنِّیْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ﴾ (القصص: 24)

''پروردگار! تو جو کچھ بھلائی میری طرف اتار دے، میں اس کا محتاج ہوں۔''

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے لیے روٹی، بیوی، رہائش اور جملہ ضروریات کا انتظام فرما دیا۔

بھاری مصیبت سے نکلنے کا راستہ:

ایک ایسی دعا جس کو مسلمان کسی مقصد کے لیے بھی پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول کرتے ہیں۔

سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جناب یونس بن متی علیہ الصلوۃ والسلام نے مچھلی کے پیٹ میں جو دعا کی تھی، اسے کوئی بھی مسلمان آدمی اپنی کسی بھی مصیبت اور مشکل میں مانگے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی دعا کو ضرور قبولیت بخشتے ہیں۔ دعا یوں ہے:

﴿لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ (الأنبياء: 87)

''اے اللہ! عبادات، اطاعت اور حاجت روائی کے لائق صرف تو ہی ہے۔ بے شک میں ظلم کرنے والوں سے ہوں۔''

قیدی کو چاہیے کہ یہ دعا کثرت سے پڑھے۔

قرض کی ادائیگی کی دعائیں:

سیّدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مقروض آدمی ان دعاؤں کو پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے قرض کو ادا کرا دے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: ''اگر تم پر بہت بڑے پہاڑ کے برابر قرض ہوا تو بھی اللہ تعالیٰ یہ کلمات مبارکہ پڑھتے رہنے کے ساتھ تم سے اس قرض کو ادا کر دے گا۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

((اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ.)) ❶

''اے میرے اللہ! تو اپنے حلال کے ذریعہ اپنے حرام سے میری کفایت فرما اور اپنے فضل سے مجھے دوسروں سے بے نیاز کر دے۔''

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے معاذ! یہ کلمات پڑھا کرو، اگر تم پر احد پہاڑ کے برابر بھی قرضہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسے ادا فرما دے گا۔

((اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ تُوْلِجُ اللَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا تُعْطِيْ مَنْ تَشَآءُ وَ تَمْنَعُ مَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِیْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِیْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَّنْ سِوَاكَ.)) ❷

''اے میرے اللہ! تو ہی بادشاہی کا مالک ہے، جسے چاہے تو بادشاہت عنایت فرماتا ہے اور جس سے چاہتا ہے تو ملک چھین لیتا ہے، تو جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے، تیرے ہی ہاتھ میں بھلائی ہے کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تو بے حساب روزی عطا فرماتا ہے۔ اے دنیا اور آخرت کے رحمن اور رحیم! تو جس کو

---

❶ حسن ترمذی: 3563.

❷ صحیح الترغیب والترہیب: 360/2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہے عطا کر دے اور جس کو چاہے منع کر دے، تو میرے اوپر ایسی رحمت نازل فرما جو مجھے دوسروں کی رحمت و مہربانی سے بے نیاز کر دے۔"

اللہ غیبی طاقت اور خزانوں سے خود قرضہ ادا کر دے گا:

نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی مقروض آدمی یہ دعا پڑھے تو اس کے قرض کو اللہ تعالیٰ ادا کر دے گا اور رنج و غم کو دور کر دے گا۔

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ واَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ.)) ❶

"اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں رنج و غم سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں عاجزی اور سستی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور بخل سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں قرض کے غلبہ اور لوگوں کے دباؤ سے۔"

سیّدنا نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر مصیبت زدہ اس کو پڑھے تو وہ تمام مصیبتوں سے محفوظ رہے گا۔

رزق کے فوری حصول کے لیے منفرد ذکر:

رسول اللہ ﷺ کے پاس چند مہمان تشریف لائے تو آپ ﷺ نے تمام اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہا کے ہاں کھانے کا پیغام بھیجا، لیکن کسی کے ہاں سے کچھ بھی نہ ملا، رسول اللہ ﷺ نے اُسی وقت اللہ سے دعا کی اور فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَ رَحْمَتِكَ، فَإِنَّهُ لَا يَمْلِكُهَا إِلَّا أَنْتَ.)) ❷

"اے اللہ! بلاشبہ میں آپ سے آپ کے فضل اور آپ کی رحمت کا سوال کرتا ہوں کیونکہ ان دونوں خزانوں کے مالک صرف آپ ہیں۔"

---

❶ سنن ابی داؤد: 1555. ❷ صحیح الجامع: 404/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعا کے فوراً بعد ایک بھونی ہوئی بکری آپ کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کی گئی، آپ ﷺ نے فرمایا:

((هٰذِهِ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ الرَّحْمَةَ.))

''یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل آیا ہے ابھی ہم اللہ کی رحمت کا انتظار کر رہے ہیں۔''

رزق کی فراوانی کے لیے:

شروع کتاب میں جن حالات، اوقات اور مقامات کا ذکر کیا گیا ہے کہ ان میں دوسرے حالات، اوقات اور مقامات کی نسبت دعا زیادہ قبول ہوتی ہے، ان میں سے کسی بھی وقت، حالت اور مقام کا موقع محل دیکھ کر، نہایت یکسوئی، خضوع وخشوع اور کامل ایمان و یقین کے ساتھ اپنے رب کریم، اللہ ذوالجلال والاکرام کے سامنے (جتنی اللہ توفیق دے نوافل ادا کرنے کے بعد کہ ان نوافل سے پہلے نہایت اچھے طریقے سے وضو کر لیا ہو۔) اپنے تنگدست ہاتھوں کو اٹھا کر نہایت عاجزی کے ساتھ مانگیے۔ پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ آپ کی بہتر روزی کا کیسے انتظام فرماتے ہیں۔ قرآن حکیم میں ربّ کائنات کا وعدہ ہے:

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا﴾ (الطلاق: 2، 3)

''اور جو کوئی اللہ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ (ہر آفت میں) اس کے لیے ایک آسانی کا راستہ نکال دیتا ہے۔ اور اسے وہاں سے روزی پہنچاتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھے تو وہ اس کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔ بلا شبہ اللہ تو اپنا کام ضرور پورا کرنے والا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا اندازہ ٹھہرا چکا ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بڑھاپے میں رزق کی کمی سے بچنے اور رزق کی فراخی کی دعائیں

ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رزق کی فراخی کے لیے یہ دعا کرتی تھیں:

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ، وَانْقِطَاعِ عُمُرِيْ.)) ❶

''اے میرے اللہ! تو میری روزی کو کشادہ کر دے میرے بڑھاپے اور میری عمر کے ختم ہونے تک۔''

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ،وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ،وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ.)) ❷

''اے اللہ !میرے گناہوں کو معاف کر دے، میرے گھر میں وسعت فرما اور میرے رزق میں برکت دے۔''

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ، فَإِنَّهُ لَا يَمْلِكُهَا اِلَّا اَنْتَ.)) ❸

''اے اللہ !میں تیرے فضل ورحمت کا سوال کرتا ہوں جس کا تیرے علاوہ کوئی مالک نہیں۔''

❶ مجمع الزوائد، حسن: 182/1.

❷ سنن ترمذی: 3500.

❸ صحيح الجامع: 404/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”نظر بد کا مسنون علاج“

نظر بد کے علاج کے سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ سے کئی طریقے منقول ہیں، چنانچہ ابوداؤد نے اپنی سنن میں سہل بن حنیف سے روایت کی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ہمارا گذر ایک سیلاب زدہ ندی سے ہوا، میں نے اس میں داخل ہو کر غسل کر لیا، جب باہر نکلا تو بخار زدہ تھا، یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو دی گئی تو آپ نے فرمایا کہ ابو ثابت سے کہو کہ تعوذ کریں، میں نے عرض کیا کہ اے میرے آقا جھاڑ پھونک کرنا بہتر ہوگا، آپ نے فرمایا کہ نظر بد، بخار اور ڈنک مارنے کے علاوہ کسی چیز کے لئے جھاڑ پھونک کرنا جائز نہیں۔

حدیث میں مذکور لفظ نفس سے مراد نظر بد ہے، چنانچہ عربی محاورہ میں کہتے ہیں۔

((اَصَابَتْ فُلَانًا نَفَسٌ.))

”یعنی فلاں کو نظر بد پہنچی۔“

اسی طرح کہتے ہیں: الناحس یعنی نظر بد لگانے والا، لدغہ، بچھو وغیرہ کے ڈنک مارنے کو کہتے ہیں۔

ہمارے یہاں تعوذ اور جھاڑ پھونک معوذتین سورہ فاتحہ اور آیت الکرسی کے بکثرت پڑھنے کے ذریعہ ہوتا ہے، اس کے علاوہ معوذات نبوی بھی منقول ہیں، جو حسب ذیل ہیں:

(1)...... ((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.)) [1]

”میں اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعہ مخلوق کے شر سے اس کی پناہ چاہتا ہوں۔“

(2)...... ((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ.)) [2]

---

[1] صحيح مسلم: 2807.

[2] صحيح بخاری: 3371.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”میں اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعہ ہر وہم میں ڈالنے والے شیطان اور ہر نظر بد سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔“

(3)...... ((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَ عِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَّحْضُرُوْنِ.)) ❶

”میں اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعہ اس کے غضب، عذاب اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانی فریب سے اور موت کے وقت حاضر ہونے سے میں اس کی پناہ چاہتا ہوں۔“

(4)...... ((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ.)) ❷

”میں اللہ کے ان کلمات تامہ کے ذریعہ جن سے کسی بھی نیک و بد کو رہائی نہیں مخلوق کے تمام ظاہری و پوشیدہ شر سے اس کی پناہ چاہتا ہوں اور اس شر سے جو آسمان سے نازل ہوتا ہے اور اس شر سے جو آسمان کی طرف رخ کرتا ہے پناہ چاہتا ہوں اور اس چیز کے شر سے پناہ چاہتا ہوں جو زمین میں گھس جاتی ہے اور جو زمین سے نکلتی ہے اس کے شر سے پناہ چاہتا ہوں، اور رات و دن کے فتنوں اور رات کو آنے والی مصیبتوں سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، مگر یہ کہ کوئی خیر کا پیغام لے کر آئے۔“

---

❶ سنن ابی داؤد: 3893.

❷ حسن مسند احمد: 419/4.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(5)...... ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَ كَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَأْثَمَ وَالْمَغْرَمَ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ سُبْحَانَكَ وَ بِحَمْدِكَ.)) ❶

''اے اللہ میں تیری برتر و بالا ذات اور تیرے کلمات تامہ کے ذریعہ تیری گرفت میں رہنے والی ہر چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ تو ہی قرض اور گناہ کو دور کرتا ہے، اے اللہ تیرے لشکر کو کبھی ہزیمت نہیں ہوئی اور تیرا وعدہ پورا ہونے والا ہے تو پاک ہے، تیری ہی تعریف مناسب ہے۔''

(6)...... ((اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِیْ لَا شَيْءَ اَعْظَمُ مِنْهُ وَ بِكَلِمَاتِهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا يُجَاوِزُ هُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَاعَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ ذَرَأَ وَبَرَاَ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِیْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ.)) ❷

''اللہ برتر کے چہرے کے ذریعہ جس سے بڑی کوئی چیز نہیں ہوسکتی اور اس کے کلمات تامہ کے ذریعہ جن سے کوئی اچھا اور برا شخص تجاوز نہیں کرسکتا اور اللہ کے عمدہ ناموں کے واسطے سے میں ان تمام مخلوق کی ظاہری و پوشیدہ برائیوں سے پناہ چاہتا ہوں، جو مجھے معلوم ہیں اور جو مجھے معلوم نہیں اور ہر شریر کی شرارت سے جن کی برائی کی میں طاقت نہیں رکھتا، اور ہر برے کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں، جس کا تو ہی مالک ہے، بیشک میرا رب مجھے راہ راست پر لگائے''۔

(7)...... ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ

---

❶ سنن ابی داؤد: 5052.

❷ مؤطا امام مالك: 1706۔ صحيح اذكار، ص: 231.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْءُ لَمْ يَكُنْ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ.)) ❶

”اے اللہ تو ہی میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ ہی پر میں نے بھروسہ کیا اور تو ہی عرش عظیم کا رب ہے جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو نہیں چاہا نہیں ہوا، اللہ کے علاوہ کسی کی طاقت وقوت نہیں، مجھے معلوم ہے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور علم الٰہی ہر چیز کو محیط ہے اور ہر چیز کی تعداد اس کے پاس ہے، اے اللہ میں اپنے نفس کے شر اور شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور ہر جاندار کی برائی سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے تیری پناہ چاہتا ہوں، میرا اللہ ہی سیدھی راہ پر ہے۔“

یا اگر چاہے تو یوں کہے:

((تَحَصَّنْتُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلٰهِيْ وَاِلٰهُ كُلِّ شَيْءٍ وَاعْتَصَمْتُ بِرَبِّيْ وَ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَ اسْتَدْفَعْتُ الشَّرَّ بِلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ الْعِبَادِ حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِ حَسْبِيَ الرَّزَّاقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِ حَسْبِيَ الَّذِيْ هُوَ حَسْبِيْ حَسْبِيْ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ

❶ موطا امام مالك: 1706۔ صحيح اذكار، ص: 231.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ وَرَاءَ اللّٰهِ مَرَامِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.)) ❶

''میں نے لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کا قلعہ بنالیا وہی اللہ میرا اور ہر چیز کا معبود ہے میں نے اپنے رب اور ہر چیز کے رب سے بچاؤ طلب کیا، اور اس زندہ پر توکل کیا جو کبھی مرے گا نہیں، اور میں نے شر کو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کے ذریعہ دفع کیا اللہ میرے لئے کافی ہے اور وہی بہتر کارساز ہے اللہ بندوں کے مقابلہ میں میرے لئے کافی ہے اور خالق میرے لئے مخلوق کے بہ نسبت کافی ہے اور رازق مرزوق کی طرف سے میرے لئے کافی ہے میرے لئے وہ ذات کافی ہے جس کے قبضہ قدرت میں ہر چیز کی ملکیت ہے وہ سزا دے سکتا ہے کوئی اس کو سزا نہیں دے سکتا مجھے وہ اللہ کافی ہے جس نے پکارنے والے کی پکار سنی، اور اللہ کے علاوہ میرا مقصد نہیں، اللہ میرے لئے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔''

جس نے ان دعاؤں اور معوذات کا تجربہ کیا اس نے اس کی منفعت کو جان لیا اور اس کی اہمیت وضرورت اس کی نگاہ میں بڑھ گئی اس سے نظر بد کے اثرات دور ہوتے ہیں اور جس کی قوت ایمانی جتنی مضبوط ہوگی اس کا پڑھنے والا اسی قدر اس سے منفعت حاصل کرے گا، یہ چیز خود اس کی قوتِ نفس، اس کی استعداد وصلاحیت اور قوتِ توکل اور دل جمعی پر موقوف ہے اس لئے یہ ایک ہتھیار ہے، اور ہتھیار کے لئے ہتھیار چلانے کی قوت وطاقت ضروری ہے۔

نظر بد اور ہر مرض کے لیے جبرائیل علیہ السلام کا دم:

تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ تو جبرائیل علیہ السلام نے

❶ مؤطا امام مالک: 1706۔ صحیح اذکار، ص: 231.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

یہ دعا پڑھی:

((بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ يُّوْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ وَعَيْنٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ.)) ❶

''اللہ تعالیٰ کے نام سے میں دم کرتا ہوں ہر اس بیماری سے جو تجھے دکھ پہنچائے اور ہر حاسد کی برائی اور بدنظر سے اللہ تجھے شفا دے۔''

سیّدنا جابر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر بد لگنے پر یہ پڑھ کر دم کرتے:

((بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَ بَرْدَهَا وَوَصَبَهَا.))

''اللہ کے نام سے (پڑھتا ہوں) اے اللہ! اس کی گرمی اور سردی اور اس کی تکلیف اور مصیبت دور کر دے۔''

پھر اس سے کہے اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جا۔

نظر بد لگ جانے کی دعا:

نظر کا لگ جانا حق ہے، اگر کسی کو نظر لگ جائے تو اس پر یہ دعا پڑھی جائے۔

((اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَمَرَضَهَا.)) ❷

''اے میرے اللہ! تو اس کی گرمی، سردی اور بیماری کو دور کر دے۔''

((اُعِيْذُكَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطٰنٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ.)) ❸

''میں تجھے اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے ذریعہ ہر شیطان کی بُرائی، ہر ایذا دینے والے جانوروں کی بُرائی، اور ہر نظر لگنے والی آنکھ کی بُرائی سے پناہ دیتا ہوں۔''

---

❶ السنن الكبرىٰ: 10776۔ صحيح.

❷ حسن مستدرك للحاكم: 216/4.

❸ صحيح بخاري، رقم: 3371.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نظر بد اور دیگر بیماریوں کے علاج کے لیے دم:

اگر کسی نظر بد لگانے والے شخص کو خود اپنی نظر لگنے کا خدشہ ہو تو اسے فوراً یہ دعا پڑھ کر اس کا شر دفع کرنا چاہیے:

((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْهِ.))

''اے اللہ تو اس پر برکت نازل فرما۔''

جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے سیّدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا، جن کی نظر بد کا شکار سیّدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ ہو گئے تھے، کہ کیوں نہ تم نے دیکھ کر برکت کی دعا کی اور اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْهِ کہا۔

اسی طرح سے نظر بد کا اثر ((مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) سے بھی ختم ہو جاتا ہے۔ ہشام بن عروہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ کوئی چیز دیکھتے جو ان کو بھلی لگتی یا اپنے باغات میں سے کسی شاداب باغ میں داخل ہوتے تو پڑھتے:

((مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.))

جانوروں کو نظر بد سے بچانے کا نبوی ﷺ نسخہ:

جب کسی جانور کو نظر بد لگ جاتی تو سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس جانور کے ناک کے دائیں نتھنے میں چار مرتبہ اور اس کے بائیں نتھنے میں تین مرتبہ یہ دعا پڑھ کر دم کر دیتے تھے:

((اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا يَكْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ.)) [1]

''اے تمام لوگوں کے پروردگار! تو اس کی بیماری کو دور کر دے، تو اس کو اچھا کر دے کیونکہ تو ہی اچھا کرنے والا ہے، تیرے علاوہ کوئی بیماریوں کو دور کرنے والا نہیں۔''

[1] صحيح البخاری، الطب، حدیث: 5750.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اپنی نظر لگ جانے کا اندیشہ ہو تو کیا کہے؟:

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی یا اپنے ہاں اپنے مال میں خوش کن چیز دیکھے تو اسے برکت کی دعا کرنی چاہیے، کیونکہ نظر (لگ جانا) حق ہے۔'' [1]

ہر بیماری کا علاج سورۃ الفاتحہ سے:

سورۂ فاتحہ کی خاصیت یہ ہے کہ ہر بیماری کے لیے باعث شفا ہے۔ وباء، طاعون زدہ پر بسم للہ اور الحمد للہ دو دو مرتبہ پڑھ کر دم کرنے سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے بہت جلد شفا ہوگی۔

علامہ ابن العربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مغرب کے فرض اور سنت کے بعد جو شخص اسی جگہ پر چالیس مرتبہ سورت فاتحہ پڑھے اور اس جگہ سے اٹھے نہیں تو اللہ تعالیٰ سے جو حاجت مانگے گا پائے گا۔ اگر قیدی ایک سو اکیس مرتبہ پڑھ کر بیڑیٔ (ہتھکڑی) پر دس بار دم کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے رہا ہو جائے گا۔

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَوَاءٌ وَاَنَا اَحْسَنْتُ الْمَدَاوَةَ بِالْفَاتِحَةِ وَجَدْتُّ لَهَا تَاثِيْرًا عَجِيْبًا فِي الشِّفَآءِ.)) [2]

''ہر بیماری کے لیے دوا ہے اور میں نے سورت فاتحہ کو اچھی دوا پایا ہے اور شفا میں میں نے اس کی بڑی عجیب تاثیر دیکھی ہے۔''

سیّدنا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''سورۃ فاتحہ ہر زہر کا تریاق ہے۔'' [3]

سیّدنا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''سورۃ فاتحہ ہر بیماری کا علاج ہے۔'' [4]

---

[1] سنن ابن ماجه: 3509۔ مسند احمد: 486/3.

[2] بحواله الجواب الكافى عن سئل عن الدواء الشافى، ص: 4.

[3] اسناده حسن، موسوعه فضائل سوره وآيات القرآن: 81/1.

[4] حسن لغيره بشواهد، سنن الدارمى و شعب الايمان، آداب الدعا والدواء، ص: 171.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

انمول خزانہ

خصوصی تعاون: پروفیسر محمد طفیل بھٹی حفظہ اللہ

فی سبیل اللہ سونے کا پہاڑ خرچ کرنے سے زیادہ ثواب والا وظیفہ:

سیّدنا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جسے رات کو سفر سے گھبراہٹ ہو یا جو مال خرچ کرنے میں بخیل ہو یا جو دشمن سے لڑنے میں بزدل ہو وہ کثرت کے ساتھ (سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ) کے کلمے کا وِرد کرے۔ کیونکہ یہ کلمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک فی سبیل اللہ سونے کا پہاڑ خرچ کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ [1]

بوڑھوں اور کمزور لوگوں کے لیے آسان وزنی ترین وظیفہ:

سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن سیّدنا نبی کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یقیناً میں بوڑھی اور کمزور ہو چکی ہوں۔ مجھے کسی ایسے عمل کا حکم دیں جو میں بیٹھے بیٹھے کرلوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

- 100 بار سُبْحَانَ اللّٰہ کہو۔ یہ تمہارے لیے اولادِ اسماعیل علیہ السلام میں سے 100 غلام آزاد کرنے کے برابر (ثواب کا حامل) ہے۔
- 100 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہو۔ یہ تمہارے لیے زین کسے ہوئے لگام ڈالے ہوئے 100 گھوڑوں کے برابر (ثواب کا حامل) ہے۔ جو تم نے فی سبیل اللہ جہاد کے لیے بطورِ سواری کے دے دو۔
- 100 بار اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہو۔ یہ تمہارے لیے قلادے ڈالے ہوئے قبولیت پائے ہوئے مکہ میں ذبح کیے گئے (ثواب کے حامل) 100 اونٹوں کی قربانی کے برابر ہے۔

---

[1] بحوالہ: الترغیب والترھیب: ۱۵٤۱، تخریج صحیح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح میرے بندے نے لفظ کثیرًا کہا ہے تو میرے بندے کے لیے میری رَحْمَتً کَثِیْرًا لکھ دو یعنی بہت زیادہ رحمت۔ ❶

سچے دل کے ساتھ پڑھنے پر کبیرہ گناہ بھی معاف:

سیدنا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے یہ کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ اُسے بخش دیتا ہے خواہ لڑائی (میدانِ جہاد) سے بھاگا ہو:

((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ.)) ❷

رحمان کی پسند کو اپنی پسند بنایئے:

سیدنا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ادائیگی میں بہت آسان ہیں مگر ترازو میں بہت بھاری۔ اللہ رحمان کو بہت پسند ہیں۔

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ.)) ❸

پڑھو ایک آیت ثواب کماؤ 1000 آیتوں کے برابر:

تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ: سیدنا نبی کریم ﷺ سونے سے پہلے ان سورتوں کو پڑھتے تھے جن کا شروع سَبَّحَ یا یُسَبِّحُ ہے، اور فرماتے تھے اِن میں ایک آیت ہے جو ایک ہزار آیتوں سے (ثواب میں) اَفضل ہے۔ جس آیت کی فضیلت بیان ہوئی ہے غالباً وہ آیت یہ ہے:

﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝۳﴾ ❹

---

❶ معجم طبرانی: ۲۰۸۲، تخریج صحیح۔

❷ ابو داؤد: ۸۵/۲، تخریج صحیح۔ سنن ابی داؤد: ۱۵۱۷۔

❸ صحیح بخاری ۶۷۱۷۔ صحیح مسلم: ۲۰۷۱/۴۔ بخاری: ۶۴۰۶۔ مسلم: ۲۶۹۴۔

❹ تفسیر ابن کثیر: ۳۱۳/۵، تخریج صحیح۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی ہر رات میں لیلۃ القدر کے برابر ثواب کمایئے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عشاء کے بعد چار رکعت (گھر آ کر) پڑھنا لیلۃ القدر کے برابر (ثواب کی حامل) ہیں۔ ❶

جنت میں کھجور کا درخت لگوایئے:

سیدنا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات کہنے والے کے لیے ایک کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ.)) ❷

کائنات کی وزنی اور عظیم ترین حمد باری تعالیٰ:

سیدنا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے بستر پر لیٹ کر یہ دعا پڑھی تو اُس نے تمام مخلوقات کی بیان کردہ تمام اللہ کی حمدیں کہہ ڈالیں:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانِیْ وَآوَانِیْ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ وَاَفْضَلَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ بِعِزَّتِكَ اَنْ تُنْجِيَنِیْ مِنَ النَّارِ.)) ❸

نماز ظہر سے پہلے چار رکعت کی ادائیگی پر تہجد کا ثواب:

سیدنا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھنا نماز تہجد پڑھنے کے برابر ہے۔ ❹

تشریح:...... ظہر کی دو سنتیں پڑھنا بھی جائز اور مسنون عمل ہے۔ لیکن چار رکعت کی فضیلت بھی زبردست ثواب کا خزانہ سمیٹے ہوئے ہے۔ لہٰذا بقیہ زندگی چار رکعت پڑھنے کو معمول بنا کر تہجد کے ثواب کے حقدار بنیں۔

---

❶ المصنف لابن ابی شیبة: ۲/۱۲۷، تخریج صحیح.

❷ صحیح ترمذی: ۵/۵۱۱۔ ترمذی: ۳٤٦٥۔ صحیح.

❸ السلسلة الصحیحة: ٤/٥٥٧.

❹ الجامع الصغیر: ۸۸۲، تخریج حسن.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنت الفردوس کا حصول بھی اور رفاقت رسول اللہ ﷺ بھی:

یہ عظیم کلمات پڑھنے سے آپ کو چار عظیم انمول تحائف نصیب ہوں گے:

۱۔ مرتے دم تک ایمان کی حلاوت قائم رہے گی۔

۲۔ اللہ کی عطا کی ہوئی نعمتوں میں زوال نہیں آئے گا۔

۳۔ جنت الفردوس نصیب ہوگی۔

۴۔ پڑھنے والے کو عظیم ترین ہستی سیّدنا نبی کریم ﷺ کی رفاقت نصیب ہوگی۔

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اِیْمَانًا لَا یَرْتَدُّ وَنَعِیْمًا لَا یَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ فِیْ اَعْلٰی جَنَّةِ الْخُلْدِ.)) ❶

اسم اعظم آپ کے ہر مسئلہ کے حل کی شرطیہ گارنٹی:

سیّدنا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ جب اس (کلمات) کے ساتھ دعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے اور جب اُس کے ساتھ مانگا جائے تو وہ عطا کرتا ہے۔

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ.)) ❷

❋❋❋❋

❶ مسند احمد: ۳۸٦/۱، مسند احمد: ۳۷۹۷۔ اسناده ضعيف لانقطاعه، حكم الحديث صحيح لغيره.

❷ صحيح سنن ابى داؤد: ۱٤۹۳۔ صحيح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ادارہ تبلیغ اسلام کی چند مطبوعات

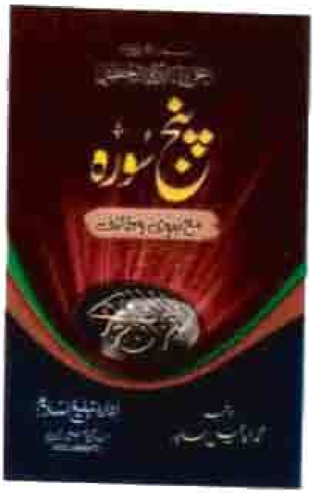

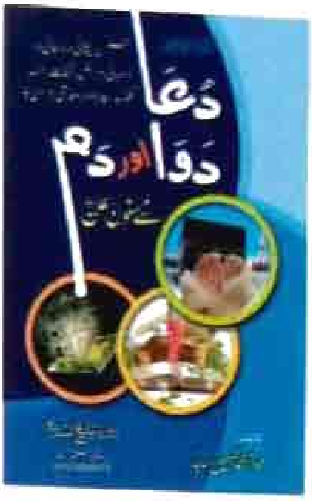

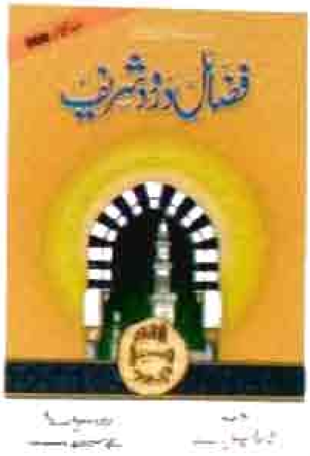

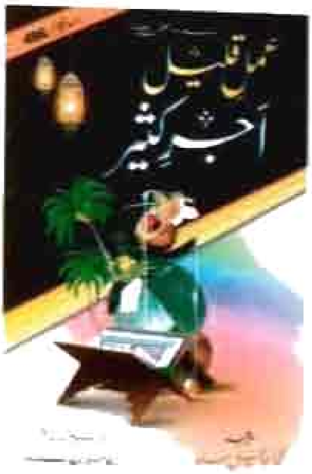

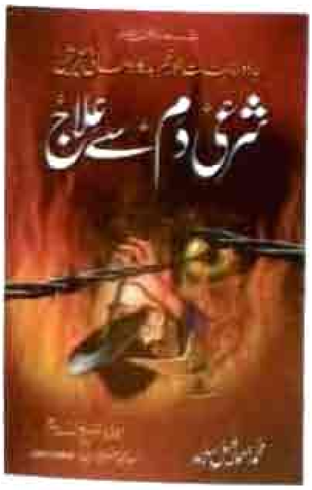

اِدارہ تبلیغ اسلام

جام پور ضلع راجن پور 0300-7188025